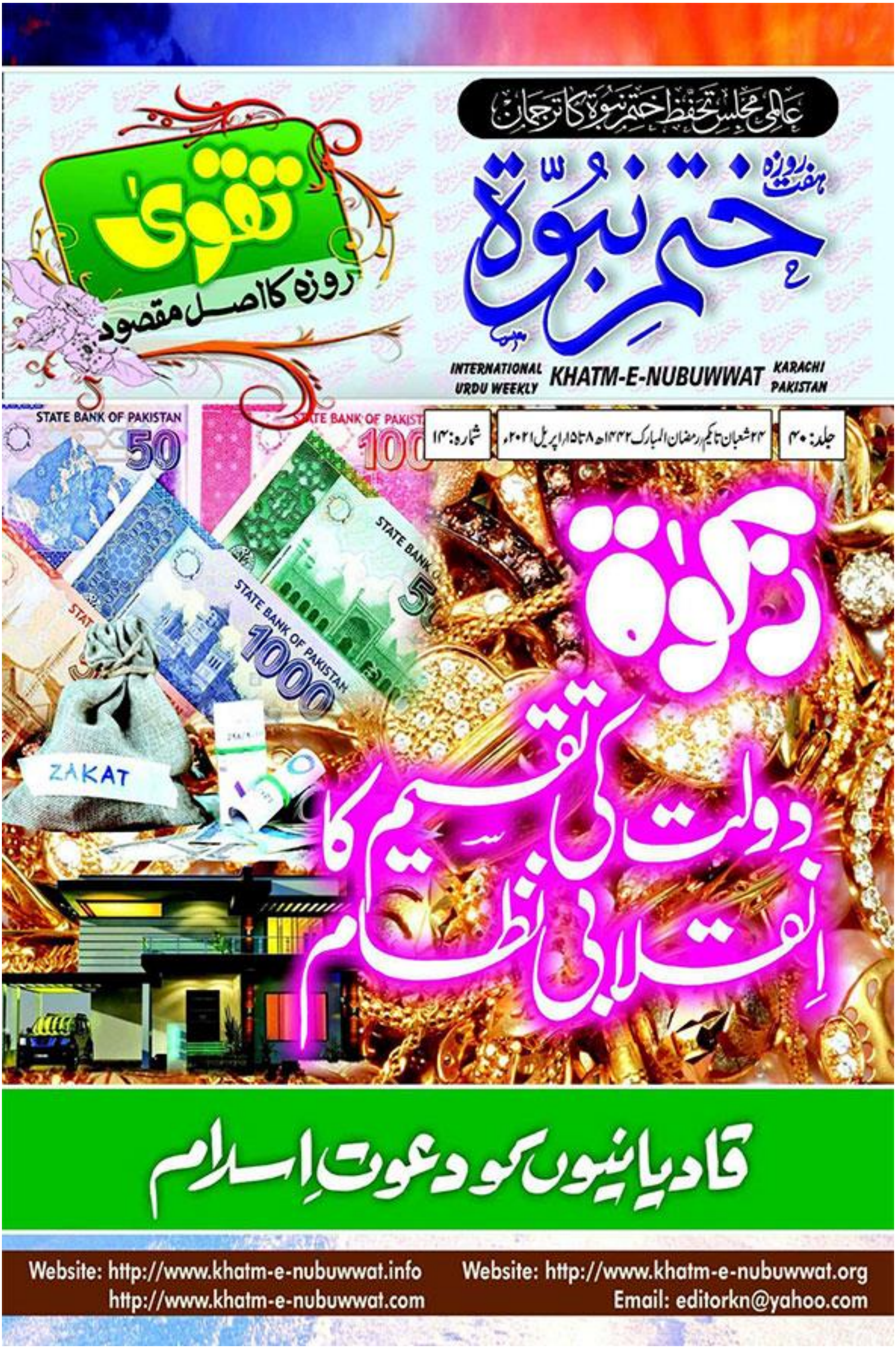

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
تقویٰ
روزہ کا اصل مقصود
جلد: ۴۰
۲۴ شعبان تا یکم رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ ۸ تا ۱۵ اپریل ۲۰۲۱ء
شمارہ: ۱۴
STATE BANK OF PAKISTAN
50
STATE BANK OF PAKISTAN
STATE BANK OF PAKISTAN
1000
STATE BANK
STAT
ZAKAT
زکوٰۃ
دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام
قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

## روزہ کی حالت میں انجیکشن لگوانا

س:...... کیا روزہ کی حالت میں انجیکشن لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں، نیز انسولین کا کیا حکم ہے؟

ج:...... انجیکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، انجیکشن کے ذریعہ سے دوا براہِ راست معدہ تک نہیں پہنچائی جاتی بلکہ رگ میں پہنچائی جاتی ہے اور رگ کا تعلق براہِ راست معدہ سے نہیں ہے۔ ہاں! بلاضرورت طاقت کا انجیکشن لگوانا منع ہے، اس سے روزہ مکروہ ہوجائے گا۔ انسولین کے انجیکشن کا بھی یہی حکم ہے کہ ضرورت کے وقت روزہ کی حالت میں لگا سکتے ہیں، اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

## روزہ میں انہیلر کا استعمال

س:...... کیا انہیلر کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج:...... انہیلر میں دوا شامل ہوتی ہے جو کہ حلق کے ذریعہ سے اندر پہنچائی جاتی ہے، اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ حلق کے ذریعہ سے کسی چیز کا حلق سے نیچے اتارنا روزہ کو توڑ دیتا ہے اور حلق کا تعلق براہِ راست معدہ سے ہے، اس لئے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

## نفلی روزہ توڑنے کا کفارہ

س:...... کیا نفلی روزہ توڑ دینے کا بھی کوئی کفارہ ہوتا ہے؟

ج:...... نفلی روزہ توڑنے کی صورت میں صرف اس کی قضا واجب ہوگی، اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

س:...... بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے چھوڑیں تو اس کا کیا کفارہ ہوگا؟

ج:...... بیماری کی وجہ سے اگر رمضان المبارک کے روزے رہ گئے ہوں تو بعد میں ان کی قضا کرنا ضروری ہے، رمضان کے بعد صحت ہوجانے پر ان روزوں کو رکھ لیا جائے، اس کا اور کوئی کفارہ نہیں ہے۔

## روزے میں دانت نکلوانا

س:...... کیا تکلیف کی وجہ سے روزہ کی حالت میں دانت نکلوانا درست ہے یا نہیں؟ کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج:...... دانت نکلوانا تو جائز ہے۔ البتہ دانت نکالتے وقت منہ سے جو خون نکلا اور اسے نگل لیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس لئے احتیاط کا تقاضا تو یہی ہے کہ روزہ کی حالت میں دانت نہ نکلوائیں، لیکن اگر تکلیف کی شدت ہے تو نکلواتے وقت احتیاط کریں کہ خون یا پانی وغیرہ حلق میں نہ جائے۔

## آنکھوں میں دوائی ڈالنا

س:...... آنکھوں میں دوائی ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ کیونکہ دوائی کا اثر حلق میں محسوس ہوتا ہے؟

ج:...... آنکھوں میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگرچہ دوائی کا اثر حلق کے اندر محسوس ہو، کیونکہ آنکھ سے دوا براہِ راست حلق یا دماغ میں نہیں پہنچتی، اسی وجہ سے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جبکہ کان یا ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس میں براہِ راست دوا یا غذا حلق تک پہنچ جاتی ہے، اس لئے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

# ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

## مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۰ ۲۴؍شعبان تا یکم رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ مطابق ۸ تا ۱۵؍اپریل ۲۰۲۱ء شمارہ: ۱۴


## اس شمارے میں!


| | | |
|---|---|---|
| حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی ؒ | ۴ | محمد اعجاز مصطفیٰ |
| حضرت مولانا قاری خدا بخش پانی پتی ؒ | | 〃 〃 〃 〃 |
| پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاری ؒ | | 〃 〃 〃 〃 |
| تقویٰ.... روزہ کا اصل مقصود | ۷ | مولانا خالد سیف اللہ رحمانی |
| زکوٰۃ... دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام | ۱۰ | مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ |
| .... سیرت پاک کے چند روشن ابواب (۱۱) | ۱۴ | حافظ محمود راجا، سجاول |
| الاربعین فی خاتم النبیین ﷺ (۴) | ۱۶ | مولانا غلام رسول دین پوری |
| قادیانیوں کو دعوت اسلام | ۱۸ | مولانا زاہد الراشدی مدظلہ |
| سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس، بنوں | ۲۲ | رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی |
| .... مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی | ۲۴ | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |



## سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

## مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

## نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

## مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

## معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

## قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

## سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

## تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

## بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ



## زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.



لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

*Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)*

*Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi*

*Ph:32780337, Fax:32780340*



ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

# حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

دارالعلوم کبیروالا کے فاضل، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ (سابق امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کے شاگردِ رشید، جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید پنجاب کے بانی، مہتمم، شیخ الحدیث والتفسیر، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی نصابی کمیٹی ومجلسِ عاملہ کے رکن، وفاق المدارس العربیہ پاکستان ضلع لیہ ومظفر گڑھ کے مسئول حضرت مولانا عبدالمجید فاروقیؒ ۵/جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۹/جنوری ۲۰۲۱ء کو اس دنیائے رنگ وبو کی اُنھتر بہاریں دیکھ کر راہیِ عالمِ آخرت ہوگئے۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطٰی وکل شئ عندہ باجل مسمّٰی۔

نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ایک مرتبہ دریافت فرمایا:

”ھل تدرون من اجود جوداً؟ قالوا: اللّٰہ ورسولہ اعلم، قال: اللّٰہ تعالیٰ اجود جوداً، ثم انا اجود بنی آدم واجودھم من بعد رجل علم علماً فنشرہ یأت یوم القیامۃ امیراً وحدہ — او قال — امۃ واحدۃ۔“ (مشکوٰۃ، ص:۳۷، کتاب العلم)

ترجمہ: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ سب سے زیادہ سخی کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سخی ہے، پھر میں بنی آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد وہ آدمی زیادہ سخی ہے جس کے پاس علم ہو اور وہ اسے پھیلائے، وہ قیامت کے دن اکیلا امیر — یا فرمایا — ایک جماعت ہوکر آئے گا۔“

اس حدیث میں ”جُوْدٌ“ کا لفظ آیا ہے، اردو میں اس کا معنی سخاوت کیا جاتا ہے، لیکن سخاوت کا تعلق صرف ایک جز مال سے ہوتا ہے، لیکن عربی میں ”جُوْدٌ“ اس کو کہا جاتا ہے کہ علمی، عملی، دینی، ایمانی، اخلاقی، معاشرتی ہر اعتبار سے دوسروں کو نفع پہنچایا جائے، لیکن اپنے لئے کسی سے بدلہ کی خواہش نہ ہو۔

اس اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی ذات سے تمام مخلوقات کو جتنا نفع پہنچتا ہے، اس کا تصور ممکن ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد تمام مخلوق خصوصاً انسانیت کو جتنا نفع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے پہنچا ہے، وہ کسی اور سے نہیں، خصوصاً دولتِ ایمانی، اللہ تعالیٰ کی ذات کی معرفت، اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت، اللہ تعالیٰ کی صحیح بندگی کرنے کا سلیقہ اور طریقہ صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی معلوم ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس ایمان کی حفاظت، ایمان کی صحیح پہچان، ایمان کی آبیاری علمائے کرام ہی کرتے ہیں، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد صفتِ جود سے متصف وہ علمائے کرام ہیں جنہوں نے علم دین کو سیکھا اور پھر اس کو پھیلایا۔

حضرت مولانا عبدالمجید فاروقیؒ اس حدیث کا صحیح مصداق تھے، اس لئے کہ جیسے آپ درسِ نظامی سے فارغ ہوئے تو آپ کے والد صاحبؒ نے آپ پر پابندی لگادی کہ آپ نے دینی علوم کی تدریس اور نشر واشاعت بلامعاوضہ کرنی ہے اور آپ کی جو ضروریاتِ زندگی ہوں گی وہ آپ نے اپنی زمین کی پیداوار سے ہی پوری کرنی ہیں، حضرت مولانا عبدالمجید صاحبؒ نے اپنے والد سے کیا ہوا وعدہ نبھایا اور کبھی مدرسہ سے تنخواہ نہیں لی۔ کیا عصری علوم کی ڈگریاں حاصل کرنے والے کوئی ایسی مثال پیش کرسکتے ہیں؟!

حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی، حاجی غلام حسین بلوچ کلاچی قوم کے ایک زمیں دار کے گھر ۱۹۴۳ء میں پیدا ہوئے، سات ماہ میں قرآن کریم حفظ مکمل کرلیا، دینی تعلیم کے لئے کوٹ ادو میں مدرسہ مظاہر العلوم میں داخلہ لیا، اس کے بعد دارالعلوم کبیروالا میں داخلہ لیا اور دورہ حدیث تک تعلیم وہاں مکمل کی، فراغت کے بعد آپ کے اساتذہ نے دارالعلوم کبیروالا میں استاذ اور نائب مہتمم مقرر کردیا، بعد میں اساتذہ کی تشکیل پر اپنے علاقہ میں جہاں آس پاس پہلے سے کوئی معیاری مدرسہ قائم نہیں تھا، جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام کی بنیاد رکھی، اور اس ادارہ کو دورہ حدیث اور تخصص تک تعلیمی ترقی دی اور آج وہ جامعہ قاسمیہ ایک معیاری اور بڑی جامعات میں شمار ہوتا ہے۔ اساتذہ میں سے سب سے زیادہ تعلق حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ سے تھا، آپ ہمیشہ ہر کام میں ان سے مشورہ طلب کرتے تھے، حتیٰ کہ ایک سال آپ حج پر گئے تو حضرت مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانویؒ نے دو مہینہ تک آپ کی جگہ آپ کے مدرسہ میں دورہ حدیث کے طلبہ کو پڑھایا، آپ تمام دینی جماعتوں کے سرپرست تھے، تمام دینی تحریکوں میں آپ نے حصہ لیا، جمعیت علمائے اسلام سے بھی آپ کو خصوصی تعلق اور محبت تھی، آپ ہمیشہ ان کے پروگرام میں شریک ہوتے تھے۔

آپ کی جامعہ کے فضلاء علاقہ بھر کے چکوں اور قصبات میں دینی تعلیم کے فروغ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان سب کو آپ نے ایک نظم میں پرویا ہوا تھا، جس کی بنا پر آپ کی ایک آواز پر ضلع لیہ اور ضلع مظفرگڑھ میں دینی تحریکات میں وہ سب جمع ہوتے ہیں، عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی چناب نگر کانفرنس میں بھی نہ صرف یہ کہ آپ شریک ہوتے تھے، بلکہ میزبانوں کی طرح خدمات بھی سرانجام دیتے تھے۔

وفات سے دو دن قبل روڈ کراس کرتے ہوئے موٹر سائیکل سے ایکسیڈنٹ ہوا، آپ کو ہسپتال لے جایا گیا، آپ وِرد کرتے ہوئے بار بار نماز کے تقاضے کے ساتھ اس دنیا سے غنودگی کی حالت میں رخصت ہوگئے۔ آپ کا جنازہ علاقہ کا ایک بڑا جنازہ تھا۔ آپ حق گو عالم دین، مجاہد فی سبیل اللہ، عابد وذاکر اور شب بیدار بزرگ تھے۔ جامعہ مدنیہ بہاولپور اور جامعہ حسینیہ علی پور کی شوریٰ کے رکن تھے، کئی بار آپ کی صدارت میں مجلسِ شوریٰ کے اجلاس ہوئے، جس میں راقم الحروف بھی شریک ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرتؒ کی تمام حسنات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

## حضرت مولانا قاری خدا بخش پانی پتیؒ

۱۳؍جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۷؍جنوری ۲۰۲۱ء کو حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتیؒ کے عظیم شاگرد، حضرت مولانا شاہ ابرار الحق ہردوئیؒ کے مرید، مدرسہ تحفیظ القرآن الکریم الفتحیہ کے بانی و مہتمم حضرت مولانا قاری خدا بخش صاحبؒ ۷۴ سال کی عمر میں اس دنیا فانی سے منہ موڑ کر دارالبقا کی طرف محوِ سفر ہوگئے۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطی و کل شیٔ عندہ باجل مسمّٰی۔

حضرت قاری خدا بخش ضلع بھکر تحصیل دریاخان کی بستی تھلہ نون میں رجب ۱۳۶۵ھ مطابق جون ۱۹۴۷ء میں زراعت پیشہ، سادہ مزاج و نیک سیرت بزرگ غلام حسین ولد یار محمد بھٹی کے گھر میں تولد ہوئے۔ آپ نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ستر کی دہائی میں تدریسِ قرآن کی عملی ابتدا کراچی کے علاقہ برنس روڈ کے قریب شو مارکیٹ میں روشن منزل بلڈنگ میں قائم مکتب سے کی، جس کے نگران تبلیغی جماعت کی معروف شخصیت محترم حاجی محمد یامین صاحب تھے۔ سات سال کے بعد تبلیغی مرکز کی مسجد گارڈن میں یہ مکتب منتقل کردیا گیا تو آپ وہاں بھی اپنی خدمات بدستور بجالاتے رہے۔

حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتیؒ کے مشورہ اور حکم سے آفیسرز کالونی میں ایک مسجد جو کہ ویران تھی، اس میں چار طلبا سے کلاس شروع کی اور آج یہ ادارہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ آپ کا پہلا عقد ۱۹۶۳ء میں ہوا، ان سے آپ کے دو فرزند اور چار بیٹیاں ہوئیں، پہلی زوجہ کے انتقال کے بعد آپ نے دوسرا عقد کیا۔ آپ تقریباً عرصہ دس سال سے عارضۂ قلب میں مبتلا تھے، ضروری علاج کراتے رہے، آخری دن تہجد اور نمازِ فجر کے بعد کے معمولات کے بعد اپنے ادارہ میں تشریف لے گئے، وہیں دل کا دورہ ہوا، آپ کو ہسپتال لے جایا گیا، وہاں آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر

گئی۔عشاء کی نماز کے بعد آپ کے بیٹے مفتی محمد فاروق صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی، جس میں حفاظ، علماء ومفتیانِ عظام کی کثیر تعداد سمیت ہزاروں عوام نے شرکت کی، بعد میں اپنے مدرسہ کے احاطہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی قرآنی خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

## امیرِ شریعتؒ کی آخری نشانی

# حضرت مولانا پیر جی سیّد عطاء المہیمن شاہ حسنی بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے چوتھے اور آخری فرزند، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ اور قاری رحیم بخشؒ کے شاگرد، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے فیض یافتہ، حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز گمتھلوی (رائے پوریؒ) کے خلیفہ مجاز، مجلس احرارِ اسلام کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا سیّد عطاء المہیمن شاہ بخاریؒ ۷۷ سال کی عمر میں ۲۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ مطابق ۶/فروری ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ دارِ بنی ہاشم ملتان میں راہیِ عالمِ آخرت ہوگئے۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما اخذ و لہ ما اعطی و کل شیء عندہ باجل مسمّٰی.

آپؒ کی پیدائش ۱۶/رجب المرجب ۱۳۶۳ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۴۴ء کو امرتسر میں ہوئی۔ آپ ''پیر جی'' کے لقب سے مشہور تھے، اس لقب کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ آپ کے والد گرامی حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے بچپن میں ''پیر جی'' کہہ کر پکارا، جو بعد میں آپ کے نام کا جزو بن گیا۔

آپؒ حق گوئی، فقر ودرویشی، غیرتِ ایمانی اور ولولہ انگیز خطابت میں اپنے والد گرامیؒ کا پرتو تھے۔ کئی سال تک مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کیے رکھی، اور آپ کا زیادہ وقت مسجدِ نبوی میں گزرتا تھا۔ اسی قیام کے دوران حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کی صحبت بھی اٹھائی۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران آپ نے کافی محنت ومشقت برداشت کی، عام مزدوروں کی طرح ہر قسم کی مزدوری بھی کی اور جو کچھ مزدوری ملتی، اسے مستحقین اور دوست احباب پر خرچ کردیتے تھے، اپنے لئے جمع نہ کرتے۔

خوبصورت لہجے میں تلاوتِ قرآن فرمایا کرتے تھے، فنِ قرأت کے ساتھ آپ کو خاص شغف تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ نے کئی نامی گرامی قراء سے فنِ قرأت میں خصوصی استفادہ کیا۔ خود مجازِ بیعت ہونے کے باوجود کم لوگوں کو بیعت کرتے تھے، بیعت کی درخواست کرنے والوں کو خانقاہِ سراجیہ کندیاں شریف سے تعلق کی ترغیب دیتے تھے۔

شروع سے ہی مجلس احرارِ اسلام کے مشن سے وابستہ رہے، تحاریک ختم نبوت میں بھرپور فعال کردار ادا کیا اور قید وبند کی مشقتیں جھیلیں، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کو اپنا اولین مقصد سمجھا، اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا سیّد عطاء المؤمن شاہ بخاریؒ کی وفات کے بعد مجلس احرارِ اسلام کی امارت آپ کے سپرد ہوئی، آپ نے اپنے پیش رووں اور اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے جرأت واستقامت کے ساتھ اس ذمہ داری کو کماحقہ پورا کیا۔

آپ کی نمازِ جنازہ ۲۴/جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ مطابق ۷/فروری ۲۰۲۱ء بروز اتوار صبح ۱۱ بجے قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان اسٹیڈیم میں آپ کے فرزند مولانا عطاء المنان بخاری کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ، ایک صاحبزادہ اور تین صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کی ساری اولاد ماشاء اللہ حافظ اور عالم ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین۔

قارئین سے حضرت شاہ صاحبؒ کے لئے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

# تقویٰ... روزہ کا اصل مقصود

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

اسلام نے جتنی عبادتیں فرض کی ہیں، ان میں انسان کی تربیت اور اصلاح کا پہلو بھی ملحوظ ہے، روزہ بھی ان ہی عبادتوں میں سے ایک ہے، جس میں نفس کی تربیت اور تزکیہ کی غیر معمولی صلاحیت ہے، قرآن مجید نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ تم پر روزہ اس لئے فرض کئے گئے ہیں؛ تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو: ''کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ'' (البقرۃ:۱۸۳) ''تقویٰ'' کا لفظ عربی زبان میں ''وقایہ'' سے ماخوذ ہے، وقایہ کے معنی انتہائی درجہ حفاظت کے ہیں، الوقای فرط الصیان (تفسیر کبیر: ۱۸۳/۱) تقویٰ کے معنی جہاں بچنے کے ہیں وہیں خوف اور خشیت کے بھی ہیں اور قرآن مجید میں مختلف مواقع پر یہ لفظ اسی معنی کے لئے استعمال ہوا ہے، (دیکھئے، النساء:۱، الشوریٰ: ۶۰۱، آل عمران: ۲۰۱) گویا محض اللہ تعالیٰ کے خوف سے آدمی اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے رکھے اسی کا نام ''تقویٰ'' ہے۔

اسی کو سلف صالحین نے مختلف الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے، خود حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ جب تک بندہ گناہ کی باتوں سے بچنے کے لئے از راہ احتیاط بعض جائز باتوں سے بھی اجتناب نہ کرے متقیوں کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا، (تفسیر کبیر: ۱/ ۱۸۳) حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ حضرت ابیؓ سے تقویٰ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابیؓ نے ایک مثال کے ذریعہ تقویٰ کو سمجھایا، حضرت ابیؓ نے عرض کیا: کہ کیا آپ کبھی کسی خاردار راستہ سے گذرے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہاں، حضرت ابیؓ نے دریافت کیا کہ اس موقع سے آپؓ نے کیا کیا؟ فرمایا: میں نے پائینچے اٹھا لئے اور احتیاط سے کام لیا ''تشمرت وحذرت'' حضرت ابیؓ نے فرمایا کہ اسی کا نام تقویٰ ہے، (تفسیر قرطبی: ۱/ ۲۶۱) گویا دنیا ایک رہگذر ہے جو خار دار جھاڑیوں سے گھری ہوئی ہے، یہ جھاڑیاں خواہشات اور گناہوں کی ہیں، جو انسان کے دامن عمل سے لپٹ جانا چاہتی ہیں، متقی شخص وہ ہے جو اپنے ایمان اور عمل کے دامن کو خدا کی نافرمانیوں اور عصیان شعاریوں سے بچا کر دنیا کا یہ سفر طے کرلے۔

اس طرح تقویٰ ایک جامع لفظ ہے، جو خیر کی تمام باتوں کو شامل ہے، (قرطبی: ۱/ ۲۶۲) چنانچہ مشہور بزرگ شیخ ابو یزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ متقی وہ ہے کہ جو کچھ کہے، اللہ کے لئے کہے، اور جو کچھ کرے اللہ تعالیٰ کے لئے کرے: ''من اذا قال قال اومن اذا عمل عمل'' (حوالۂ سابق: ۱/ ۱۶۱) تقویٰ کے اسی وسیع مفہوم کو قرآن مجید نے سورۂ بقرہ کے شروع میں بیان فرمایا ہے کہ:

متقی وہ لوگ ہیں جو غیب کی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو کچھ ہم نے عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل فرمائی گئی اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ (البقرۃ:۲-۴)

اس سے معلوم ہوا کہ تین باتوں کو تقویٰ میں بنیادی اہمیت حاصل ہے، ان میں پہلی چیز عقیدہ وایمان کی اصلاح ہے، یہ اسلام کی خشت اول ہے اور اسی پر دین کی پوری عمارت کھڑی ہے، ایمان کا حاصل یہ ہے کہ خدا ورسول کی بتائی ہوئی ان دیکھی باتوں پر اس کا یقین ایسا ہو جیسا انسان کو دیکھی ہوئی باتوں کا یقین ہوتا ہے، ''یقین'' بہ ظاہر ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے؛ لیکن درحقیقت کسی بات کا یقین انسان کی زندگی میں بہت بڑے انقلاب کا داعی ہوتا ہے، اگر لوگوں کے مجمع میں پلاسٹک کا مصنوعی سانپ بنا کر رکھ دیا جائے یا کسی عجائب خانہ میں شیر کا بھیانک مجسمہ بنا ہوا ہو تو کتنے ہی بڑے اور چھوٹے، بچے اور جوان، مرد اور عورت اس کو ہاتھ لگاتے ہیں، اس سے کھیلتے ہیں اور بعض منچلے تو اس کی سواری کرنے سے بھی نہیں چوکتے؛ لیکن اگر لوگوں کے مجمع میں اس سے بہت چھوٹا

حقیقی اور زندہ شیر آجائے یا سانپ نکل آئے تو ہر شخص کا خوف سے برا حال ہوگا، اچھے اچھے بہادروں کو بھی راہِ فرار مطلوب ہوگی، نہ کھیل ہوگا نہ تماشہ ہوگا، نہ تبصرہ کی ہمت ہوگی، یہ ’’یقین‘‘ کا فرق ہے؛ حالانکہ شکل وصورت کے اعتبار سے دونوں شیر اور سانپ ہیں؛ لیکن آدمی جس چیز کے بارے میں شیر اور سانپ ہونے کا یقین نہ رکھتا ہو تو خواہ بہ ظاہر وہ کتنا ہی بھیانک نظر آئے؛ اس سے کوئی خوف اور ڈر نہیں ہوتا ہے اور جب شیر ہونے کا یقین ہو جائے تو سوچ کے انداز ہی بدل جاتے ہیں۔

’’ایمان‘‘ ایسے ہی انقلاب انگیز یقین کا نام ہے، جو دلوں کی دنیا میں ہلچل پیدا کردے اور فکر ونظر کی کائنات میں انقلاب کا پیغمبر ثابت ہو، خدا پر ایمان انسان میں ایسی کیفیت پیدا کردے، کہ گویا وہ اپنے خالق کے سامنے کھڑا ہے اور اس کے دامن کو تھامے ہوا ہے، خدا کی محبت اس کے دلوں سے اُمنڈنے لگے، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی پر چل کر وہ اتنا خوش ہو، کہ گویا اس نے سب سے بڑی نعمت پالی ہے، خدا کے عذاب کا خوف اس کو لرزادے اور اس کی آنکھوں کو اشکبار کئے بغیر نہ رہے، اسے ایسا لگے کہ جیسے جنت اور دوزخ اس کے سامنے رکھی ہوئی ہے، خدا کی کتاب پر اس کو اس درجہ کا یقین حاصل ہو کہ آنکھوں دیکھی باتوں پر بھی آدمی کو اس درجہ اطمینان نہیں ہوتا، اسے یوں لگے کہ جیسے یہ کتاب اسی کو مخاطب کررہی اور اللہ تعالیٰ اس سے ہم کلام اور سرگوش ہے، اس کیفیت کے بغیر ہمارا ایمان ناقص اور ناتمام ہے، ایک بے روح ایمان جو نہ گناہوں سے ہمارے قدموں کو روک سکے اور نہ نیکیوں کی طرف ہمیں لے جاسکے، تقویٰ کے لئے یہ پہلا زینہ ہے!

دوسری چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا: ’’اقامۃ صلاۃ‘‘ یعنی نمازوں کا قائم کرنا ہے، نماز کیا ہے؟ اپنے آپ کو خدا کے آگے بچھا دینا اور سر سے پاؤں تک اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے سانچہ میں ڈھال لینا! زبان خدا کے ذکر سے تر ہے، ہاتھ نیاز مندانہ خدا کے سامنے بندھے ہوئے ہیں، آنکھیں ایک غلام کی طرح جھکی ہیں، جسم بے حرکت کھڑا ہے، پھر جب نمازی رکوع میں جاتا ہے تو فروتنی اور بڑھ جاتی ہے، پشت خمیدہ، سرافگندہ، زبان پر تسبیح، اب سجدہ کی منزل ہے، جو عجز وانکساری اور بے بسی کا نقطۂ عروج ہے، سر، پیشانی اور ناک انسان کے عزت ووقار کا سب سے بڑا مظہر ہیں؛ لیکن خدا کے سامنے یہ سب زمین پر خاک آلود ہیں، ہاتھ بچھے ہوئے ہیں، جسم کے ایک ایک انگ سے خود سپردگی اور غلامی وبندگی ظاہر ہے، قدم قدم پر خدا کی کبریائی کا نعرہ ہے، اس کی حمد وثناء کا زمزمہ ہے، الحاح والتجا ہے، تضرع ودعا ہے، اپنی گنہگاری کا اقرار واعتراف ہے، واقعہ یہ ہے کہ نماز خدا کی بندگی کا ایسا فطری اور اثر انگیز طریقہ ہے، کہ اس کی ایک ایک کیفیت سے روح وجد میں آئے اور انسان کو خدا سے اپنی قربت کا احساس ہونے لگے، اس کو یوں محسوس ہونے لگے جیسے وہ خدا کے سامنے کھڑا ہے۔

پس یہ نماز ایک عنوان ہے اور اس کے ذریعہ انسان کو ان تمام اعمال کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا ہے کہ خدا کا کوئی حکم مسلمان سے ٹوٹنے نہ پائے، ایسا نہ ہو کہ انسان اپنی خواہشات اور چاہتوں کا ایسا دیوانہ ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضیات اور اس کی چاہتیں اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو جائیں، وہ خدا کے حکم کو ہر حکم پر مقدم رکھے اور جہاں نفس کو گراں گزرے وہاں بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو اپنے آپ پر نافذ کرے۔

متقیوں کی تیسری صفت ’’انفاق‘‘ ہے، انفاق کے معنی خرچ کرنے کے ہیں، قرآن کے بیان کے مطابق تقویٰ والوں کی ایک اہم صفت یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بھی کم و بیش عطا ہوتا ہے، وہ اس کا ایک حصہ اپنے غریب

## تحفظ ختم نبوت پروگرام، گمبٹ

گمبٹ .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد رحمانی میں تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد کیا گیا۔ مولانا نعمت اللہ شیخ کی سرپرستی میں اس پروگرام کی صدارت مولانا ہدایت اللہ نے جبکہ نگرانی جناب محترم حکیم عبدالواحد بروہی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ اور محترم عبدالسمیع شیخ ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ نے کی۔ ترجمان ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علامہ یحییٰ عباسی، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا تجمل حسین، (راقم الحروف) حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ، مولانا محمد جنید، قاری صبغت اللہ، قاری اکرام شیخ، قاری عبدالاحد بروہی، محترم حاکم علی برٹ نے شرکت کی اور بیانات ہوئے۔ مقررین نے اسلامی عقائد پر سیر حاصل گفتگو کی اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد کا پوسٹ مارٹم کیا۔ عوام الناس کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔

بھائیوں پر خرچ کرتا ہے، دراصل دنیا میں جو چیز سب سے زیادہ دامن نفس کو کھینچتی اور اپنا فریفتہ کرتی ہے وہ مال و دولت ہے، اس کی حرص اولاً خدا سے بے توجہ کرتی ہے، پھر دولت وثروت کا نشہ دل و دماغ پر چڑھتا ہے اور کبر و غرور انگڑائیاں لینے لگتے ہیں، یہی اکبر دین واخلاق کے لئے سم قاتل ہے، اس سے خودغرضی پیدا ہوتی ہے، ایثار کا جذبہ مفقود ہوتا ہے اور وہ لوگوں کے حقوق کو ایک بوجھ سمجھنے لگتا ہے ''انفاق'' اسی کا علاج ہے، گویا انفاق سے صرف دوسرے انسانوں کی مالی اعانت ہی مراد نہیں ہے؛ بلکہ یہ ''حقوق العباد'' کے لئے ایک عنوان کے درجہ میں ہے کہ جیسے انسان خدا کے حقوق ادا کرے، اسی طرح خدا کی مخلوق کے حقوق کی بھی رعایت کرے، اس لئے کہ خدا کا حق اپنی ضرورت سمجھ کر ادا کرے، خدا انسان کی عبادت اور بندگی کا محتاج نہیں اور لوگوں کے حقوق کا ادا کرنا لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر ہے کہ انسان محتاج اور ضرورت مند ہے، اسی لئے بعض وجوہ سے حقوق الناس کی اہمیت حقوق اللہ سے بھی زیادہ ہے۔

اس طرح تقویٰ تین باتوں کو شامل ہے،

دل میں ایمان ویقین کی حقیقی کیفیت کو پیدا کرنا، ایسا یقین جو دل کی دنیا کو بدل دے اور خدا کی مرضیات کو بجالانے میں اسے لطف آنے لگے،

دوسرے وہ اللہ کے حقوق کو ادا کرنے والا ہو، فرائض وواجبات کو پورا کرتا ہو اور گناہوں سے بچتا ہو، تیسرے وہ لوگوں کے حقوق ادا کرنے والا ہو، مال کے ذریعہ بھی غریب بھائیوں کا تعاون کرتا ہو اور اپنی زبان سے بھی لوگوں کی عزت و آبرو کو محفوظ رکھتا ہو، اس طرح تقویٰ پوری انسانی زندگی کو شامل ہے اور زندگی کا کوئی گوشہ اس سے باہر نہیں۔

انسان کو چاہئے کہ جیسے وہ اپنی جسمانی بیماریوں کو تلاش کرتا ہے، اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو بھی تلاش کرے اور ان کے علاج کی طرف متوجہ ہو، کسی کی بیماری ایمان وعقیدہ میں چھپی ہوئی ہے وہ نماز پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے؛ لیکن توہمات کا شکار ہے اور خدا سے نفع و نقصان کے بجائے دنیا کی چیزوں سے نفع ونقصان کا یقین اپنے دل میں بٹھائے ہوئے رہے، خدا کے خزانۂ غیبی سے زیادہ دنیا کے اسباب پر اس کا یقین ہے، تو اس کا تقویٰ یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کی اصلاح کرے، اگر ایک شخص نیکیوں کے تمام کام کرتا ہو؛ لیکن نماز کی توفیق سے محروم ہو تو نماز کا اہتمام ہی اس کے لئے تقویٰ کی کسوٹی ہے، عبادت کا اہتمام کرتا ہو؛ لیکن لوگوں کے حقوق میں غافل ہو، غریب بھائیوں پر خرچ کرنا اس کی ڈکشنری میں نہ ہو تو اس کے لئے تقویٰ کا معیار ''انفاق'' ہے، اگر نماز وروزہ کی بھی توفیق ہو، اللہ کے راستہ میں خرچ بھی کرتا ہو؛ لیکن اس کے اخلاق اچھے نہ ہوں، اس کی زبان لوگوں کی عزت ریزی پر کمر بستہ رہتی ہو، اس کا سینہ کینوں اور کدورتوں سے معمور ہو، لوگ اس کی ترش روئی سے گھبراتے اور اس کی تندکلامی سے خوف کھاتے ہوں تو اخلاق میں اس کا تقویٰ چھپا ہوا ہے، اگر وہ اس کی اصلاح کر لے، تو ''متقی'' ہے۔

غرض تقویٰ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتا ہے اور تقویٰ کی منزل تک پہنچنا اس کے بغیر ممکن نہیں کہ انسان اپنی روحانی بیماری کی شناخت کرے اور جہاں گناہ کا پیپ ہے وہیں اصلاح کا نشتر لگائے، اگر اللہ تعالیٰ نے کچھ نیکیوں کی توفیق فرمائی، تو اس سے دھوکہ نہ کھائے کہ کسی مریض کے لئے اس سے زیادہ نقصان دہ کوئی بات نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنے آپ کو صحت مند تصور کرنے لگے، روزہ کا مقصد ایک مسلمان کو تقویٰ کی منزل تک پہنچانا ہے، ہم اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں اور احتساب کا آئینہ اپنے رخ زندگی کے سامنے کردیں اور دیکھیں کہ کیا ہم نے تقویٰ کی طرف سفر شروع کردیا ہے اور اگر شروع نہیں کیا تو کیا اب بھی اس کا وقت نہیں آیا؟؟

☆☆............☆☆

## تحفظ ختم نبوت کانفرنس، خان پور

خان پور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ مدرسہ بحرالعلوم کریمہ خان پور سے درگاہ جرار شریف تک حضرت مولانا مفتی غلام قادر بروہی، حضرت مولانا مفتی شاہد علی آرائیں کی قیادت میں معزز مہمانوں کا جلوس کی صورت میں استقبال کیا، بعد نماز ظہر درگاہ جرار شریف میں زیر سرپرستی حضرت مولانا سائیں عبداللہ پہوڑ سجادہ نشین درگاہ جرار شریف اور زیر صدارت حضرت مولانا مفتی غلام قادر بروہی جبکہ زیر نگرانی حضرت مولانا سائیں عزیز اللہ پہوڑ کانفرنس ہوئی، جس میں معزز مہمانوں حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا محمد حسین ناصر سکھر، حافظ ظفر اللہ سندھی اور حضرت مولانا میر ظہور جان کے بیانات ہوئے۔

# زکوٰۃ.... دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

**زکوٰۃ کی فرضیت:**

زکوٰۃ، اسلام کا اہم ترین رُکن ہے، قرآنِ کریم میں اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں بھی اس کی اہمیت وافادیت اور اس کے ادا نہ کرنے کے وبال کو بہت ہی نمایاں کیا گیا ہے۔

قرآنِ کریم میں ہے:

”وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۔“ (التوبہ:۳۴،۳۵)

ترجمہ:...... ”جو لوگ سونے اور چاندی کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔ جس دن ان سونے، چاندی کے خزانوں کو جہنم کی آگ میں تپا کر ان کے چہروں، ان کی پشتوں اور ان کے پہلوؤں کو داغا جائے گا، (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ تھا تمہارا مال جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، پس اپنے جمع کئے کی سزا چکھو۔“

حدیث میں ارشاد ہے کہ: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ۱: اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲: نماز قائم کرنا۔ ۳: زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۴: بیت اللہ کا حج کرنا۔ ۵: رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

> حق تعالیٰ نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لئے جہاں اور بہت سی تدبیریں ارشاد فرمائی ہیں، ان میں سے ایک زکوٰۃ وصدقات کا نظام بھی ہے، اور جب تک یہ نظام صحیح طور پر نافذ نہ ہو اور معاشرہ اس نظام کو پورے طور پر ہضم نہ کرلے تب تک نہ دولت کی منصفانہ گردش کا تصور کیا جاسکتا ہے، اور نہ معاشرہ اختلال وزوال سے محفوظ رہ سکتا ہے

”قال عبداللّٰہ: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: بنی الاسلام علیٰ خمس: شہادۃ ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ، واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت وصوم رمضان.“

(رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ، ج:۱،ص:۳۲)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، اس نے اس کے شر کو دُور کردیا۔“

”من ادّی زکوٰۃ مالہ فقد ذہب عنہ شرہ.“ (کنزالعمال حدیث:۱۵۷۷۸، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۶۳، وقال الہیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن وان کان فی بعض رجالہ کلام)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی تھی، اس سے تم سبکدوش ہوگئے۔“

”عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علی وسلم قال: اذا ادّیت زکوٰۃ مالک فقد قضیت ما علیک.“ (ترمذی، ج:۱،ص:۷۸، ابن ماجہ ص:۱۲۸، مطبوعہ نور محمد کارخانہ کراچی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقے سے علاج کرو، اور مصائب کے طوفانوں کا دُعا وتضرع سے مقابلہ کرو۔“ (ابوداؤد)

ایک حدیث میں ہے کہ: ”جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، قیامت میں اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا، اور اس کی گردن

سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔‘‘

’’عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما من احد لا یؤدی زکوٰۃ مالہ الا مثل لہ یوم القیامۃ شجاعًا اقرع حتی یطوق عنقہ۔‘‘ (سنن نسائی ج:۱ ص:۳۳۳، وسنن ابن ماجہ ص:۱۲۸، واللفظ لہ)

اس مضمون کی بہت سی احادیث ہیں، جن میں زکوٰۃ نہ دینے پر قیامت کے دن ہولناک سزاؤں کی وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

زکوٰۃ کے فوائد:

حق تعالیٰ شانہ نے جتنے احکام اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائے ہیں ان میں بے شمار حکمتیں ہیں جن کا انسانی عقل احاطہ نہیں کرسکتی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا فریضہ عائد کرنے میں بھی بہت سی حکمتیں رکھی ہیں، اور سچی بات یہ ہے کہ یہ نظام ایسا پاکیزہ ومقدس اور اتنا اعلیٰ وارفع ہے کہ انسانی عقل اس کی بلندیوں تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہے، یہاں چند عام فہم فوائد کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔

۱:...... آج پوری دُنیا میں سوشلزم کی بات ہورہی ہے، جس میں غریبوں کی فلاح و بہبود کا نعرہ لگاکر انہیں متمول طبقے کے خلاف اُکسایا جاتا ہے، اس تحریک سے غریبوں کا بھلا کہاں تک ہوتا ہے؟ یہ ایک مستقل موضوع ہے، مگر یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امیر وغریب کی یہ جنگ صرف اس لئے پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے متمول طبقے کے ذمہ پسماندہ طبقے کے جو حقوق عائد کئے تھے ان سے انہوں نے پہلوتہی کی، اگر پورے ملک کی دولت کا چالیسواں حصہ ضرورت مندوں میں تقسیم کردیا جائے اور یہ عمل ایک وقتی سی چیز نہ رہے، بلکہ ایک مسلسل عمل کی شکل اختیار کرلے، اور امیر طبقہ کسی ترغیب وتحریض اور کسی جبر واکراہ کے بغیر ہمیشہ یہ فریضہ ادا کرتا رہے اور پھر اس رقم کی منصفانہ تقسیم مسلسل ہوتی رہے تو کچھ عرصے کے بعد آپ دیکھیں گے کہ غرباء کو امیروں سے شکایت ہی نہیں رہے گی، اور امیر وغریب کی جس جنگ سے دُنیا جہنم کدہ بنی ہوئی ہے، وہ اس نظام کی بدولت راحت وسکون کی جنت بن جائے گی۔

میں صرف پاکستان کی ملتِ اسلامیہ سے نہیں، بلکہ دُنیا بھر کے انسانوں اور معاشروں سے کہتا ہوں کہ وہ اسلام کے نظامِ زکوٰۃ کو نافذ کرکے اس کی برکات کا مشاہدہ کریں اور سرمایہ دار ملکوں کی جتنی دولت کمیونزم کا مقابلہ کرنے پر صَرف ہو رہی ہے وہ بھی اسی مد میں شامل کرلیں۔

۲:...... مال و دولت کی حیثیت انسانی معیشت میں وہی ہے جو خون کی بدن میں ہے، اگر خون کی گردش میں فتور آجائے تو انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے، اور بعض اوقات دِل کا دورہ پڑنے سے انسان کی اچانک موت واقع ہوجاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اگر دولت کی گردش منصفانہ نہ ہو، تو معاشرے کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے، اور کسی وقت بھی حرکتِ قلب بند ہوجانے کا خوف طاری رہتا ہے۔ حق تعالیٰ نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لئے جہاں اور بہت سی تدبیریں ارشاد فرمائی ہیں، ان میں سے ایک زکوٰۃ و صدقات کا نظام بھی ہے، اور جب تک یہ نظام صحیح طور پر نافذ نہ ہو اور معاشرہ اس نظام کو پورے طور پر ہضم نہ کرلے تب تک نہ دولت کی منصفانہ گردش کا تصوّر کیا جاسکتا ہے، اور نہ معاشرہ اختلال وزوال سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۳:...... پورے معاشرے کو ایک اکائی تصوّر کیجئے، اور معاشرے کے افراد کو اس کے اعضاء سمجھئے، آپ جانتے ہیں کہ کسی حادثے یا صدمے سے کسی عضو میں خون جمع ہوکر منجمد ہوجائے تو وہ گل سڑکر پھوڑے پھنسی کی شکل میں پیپ بن کر بہ نکلتا ہے۔ اسی طرح جب معاشرے کے اعضاء میں ضرورت سے زیادہ خون جمع ہوجاتا ہے تو وہ بھی سڑنے لگتا ہے، اور پھر کبھی تعیش پسندی اور فضول خرچی کی شکل میں نکلتا ہے، کبھی عدالتوں اور وکیلوں کے چکر میں ضائع ہوتا ہے، کبھی بیماریوں اور اسپتالوں میں لگتا ہے، کبھی اُونچی اُونچی بلڈنگوں اور محلات کی تعمیرات میں برباد ہوجاتا ہے (اور اس بربادی کا احساس آدمی کو اس وقت ہوتا ہے جب اس کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوجاتے ہیں اور اسے بیک بنی ودوگوش یہاں سے باہر نکال دیا جاتا ہے)۔

قدرت نے زکوٰۃ وصدقات کے ذریعہ ان پھوڑے پھنسیوں کا علاج تجویز کیا ہے، جو دولت کے انجماد کی بدولت معاشرے کے جسم پر نکل آتی ہیں۔

۴:...... اپنے بنی نوع سے ہمدردی، انسانیت کا عمدہ ترین وصف ہے، جس شخص کا دِل اپنے جیسے انسانوں کی بے چارگی، غربت وافلاس، بھوک، فقر وفاقہ اور تنگ دستی وزبوں حالی دیکھ کر نہیں پسیجتا، وہ انسان نہیں جانور ہے، اور چونکہ ایسے موقعوں پر شیطان اور نفس، انسان کو انسانی ہمدردی میں اپنا کردار ادا کرنے سے باز رکھتے

ہیں، اس لئے بہت کم آدمی اس کا حوصلہ کرتے ہیں، حق تعالیٰ شانہ نے اپنے کمزور بندوں کی مدد کے لئے امیر لوگوں کے ذمہ یہ فریضہ عائد کردیا ہے، تاکہ اس فریضۂ خداوندی کے سامنے وہ کسی نادان دوست کے مشورے پر عمل نہ کریں۔

۵:...... مال، جہاں انسانی معیشت کی بنیاد ہے، وہاں انسانی اخلاق کے بنانے اور بگاڑنے میں بھی اس کو گہرا دخل ہے، بعض دفعہ مال کا نہ ہونا انسان کو غیرانسانی حرکات پر آمادہ کردیتا ہے، اور وہ معاشرے کی ناانصافی کو دیکھ کر معاشرتی سکون کو غارت کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔

بعض اوقات وہ چوری، ڈکیتی، سٹہ اور جوا جیسی قبیح حرکات شروع کردیتا ہے، کبھی غربت و افلاس کے ہاتھوں تنگ آکر وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھولینے کا فیصلہ کرلیتا ہے، کبھی وہ پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے اپنی عزت وعصمت کو نیلام کرتا ہے، اور کبھی فقر و فاقہ کا مداوا ڈھونڈنے کے لئے اپنے دین وایمان کا سودا کرتا ہے، اسی بناپر ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے:

”کاد الفقر أن یکون کفرًا۔“

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ ص:۴۲۹، وعزاہ فی الدر المنثور ج:۲ ص:۴۲۰، ابن ابی شیبۃ والبیہقی فی شعب الایمان وذکرہ الجامع الصغیر، معزیًا الی ابی نُعیم فی الحلیۃ، وقال السخاوی طرقہ کلہا ضعیف کما فی المقاصد الحسنۃ وفیض القدیر شرح جامع الصغیر ج:۴ ص:۵۴۲، وقال العزیزی (ج:۴ ص:۲) ھو حدیث ضعیف، وفی تذکرۃ الموضوعات للشیخ محمد طاھر الفتنی (۱۷۴) ضعیف ولکن صح من قول ابی سعید)

یعنی ”فقر و فاقہ آدمی کو قریب قریب کفر تک پہنچادیتا ہے۔“ اور فقر و فاقہ میں اپنے منعمِ حقیقی کی ناشکری کرنا تو ایک عام بات ہے۔

یہ تمام غیرانسانی حرکات، معاشرے میں فقر وفاقہ سے جنم لیتی ہیں، اور بعض اوقات گھرانوں کے گھرانوں کو برباد کرکے رکھ دیتی ہیں، ان کا مداوا ڈھونڈنا معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری ہے، اور صدقات وزکوٰۃ کے ذریعے خالقِ کائنات نے ان برائیوں کا سدِ باب بھی فرمایا ہے۔

**زکوٰۃ وصدقات کے نظام میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے وہ مصائب وآفات ٹل جاتی ہیں جو انسان پر نازل ہوتی رہتی ہیں**

۶:...... اس کے برعکس بعض اخلاقی خرابیاں وہ ہیں جو مال و دولت کے افراط سے جنم لیتی ہیں، امیرزادوں کو جو جو چونچلے سوجھتے ہیں، اور جس قسم کی غیرانسانی حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں، انہیں بیان کرنے کی حاجت نہیں، صدقات و زکوٰۃ کے ذریعے حق تعالیٰ نے مال و دولت سے پیدا ہونے والی اخلاقی برائیوں کا بھی انسداد فرمایا ہے، تاکہ ان لوگوں کو غرباء کی ضروریات کا بھی احساس رہے اور غرباء کی حالت ان کے لئے تازیانۂ عبرت بھی ہے۔

۷:...... زکوٰۃ وصدقات کے نظام میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے وہ مصائب وآفات ٹل جاتی ہیں جو انسان پر نازل ہوتی رہتی ہیں، اسی بناپر بہت سی احادیثِ شریفہ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ صدقہ سے رَدِّ بلا ہوتا ہے، اور انسان کی جان ومال آفات سے محفوظ رہتی ہے۔

عام لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار پڑجائے تو صدقے کا بکرا ذبح کردیتے ہیں، وہ مسکین یہ سمجھتے ہیں کہ شاید بکرے کی جان کی قربانی دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی، ان لوگوں نے صدقے کے مفہوم کو نہیں سمجھا، صدقہ صرف بکرا ذبح کردینے کا نام نہیں، بلکہ اپنے پاک مال سے کچھ حصہ خداتعالیٰ کی رضا کے لئے کسی ضرورت مند کے حوالے کردینے کا نام ہے، جس میں ریاو تکبر اور فخر ومباہات کی کوئی آلائش نہ ہو، اس لئے جب کوئی آفت پیش آئے، صدقے سے اس کا علاج کرنا چاہئے، آپ جتنی ہمت و استطاعت رکھتے ہیں تو بازار سے اس کی قیمت معلوم کرکے اتنی قیمت کسی محتاج کو دے دیجئے، یا بکرا ہی خرید کر کسی کو صدقہ کردیجئے، الغرض بکرے کو ذبح کرنے کو رَدِّ بلا میں کوئی دخل نہیں، بلکہ بلا تو صدقے سے ٹلتی ہے، اس لئے صرف شدید بیماری نہیں، بلکہ ہر آفت ومصیبت میں صدقہ کرنا چاہئے، بلکہ آفتوں اور مصیبتوں کے نازل ہونے سے پہلے صدقے سے ان کا تدارک ہونا چاہئے، ہمارا متمول طبقہ جس قدر دولت میں کھیلتا ہے، بدقسمتی سے آفات ومصائب کا شکار بھی اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔

اس کا سبب بھی یہی ہے کہ وہ اپنے مال کی

زکوٰۃ ٹھیک ٹھیک ادا نہیں کرتے، اور جتنا اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے، اتنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

۸:……زکوٰۃ وصدقات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے مال ودولت میں برکت ہوتی ہے، اور زکوٰۃ وصدقات میں بخل کرنا آسمانی برکتوں کے دروازے بند کردیتا ہے، حدیث میں ہے کہ: ”جو قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے، اللہ تعالیٰ اس پر قحط اور خشک سالی مسلط کردیتا ہے، اور آسمان سے بارش بند ہوجاتی ہے۔“ (طبرانی، حاکم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ چار چیزوں کا نتیجہ چار چیزوں کی شکل میں ہوتا ہے:

۱:- جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اس پر دُشمنوں کو مسلط کردیا جاتا ہے۔

۲:- جب وہ ما انزل اللہ کے خلاف فیصلے کرتی ہے، تو قتل وخونریزی اور موت عام ہوجاتی ہے۔

۳:- جب کوئی قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔

۴:- جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو زمین کی پیداوار کم ہوجاتی ہے اور قوم پر قحط مسلط ہوجاتا ہے۔ (طبرانی)

خلاصہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا تجویز فرمودہ نظامِ زکوٰۃ وصدقات انقلابی نظام ہے، جس سے معاشرے کو راحت وسکون کی زندگی نصیب ہوسکتی ہے، اور اس سے انحراف کا نتیجہ معاشرے کے افراد کی بے چینی وبے اطمینانی کی شکل میں رونما ہوتا ہے۔

۹:……یہ تمام اُمور تو وہ تھے جن کا تعلق دُنیا کی اسی زندگی سے ہے، لیکن ایک مؤمن جو سچے دِل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو، یہ دُنیوی زندگی ہی اس کا منتہائے نظر نہیں، بلکہ اس کی زندگی کی ساری تگ ودو آخرت کی زندگی کے لئے ہے، وہ اس دارِ فانی کی محنت سے اپنا آخرت کا گھر سجانا چاہتا ہے، وہ اس تھوڑی سی چند روزہ زندگی سے آخرت کی دائمی زندگی کی راحت وسکون کا متلاشی ہے۔ عام انسانوں کی نظر صرف اس دُنیا تک محدود ہے، اور وہ جو کچھ کرتے ہیں صرف اسی دُنیا کی فلاح و بہبود کے لئے کرتے ہیں، جس منصوبے کی تشکیل کرتے ہیں، محض اس زندگی کے خاکوں اور نقشوں کو سامنے رکھ کر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے صدقات و زکوٰۃ کے ذریعہ اہلِ ایمان کو آخرت کے بینک میں اپنی دولت منتقل کرنے کا گُر بتایا ہے، زکوٰۃ وصدقات کی شکل میں جو رقم دی جاتی ہے وہ براہِ راست آخرت کے بینک میں جمع ہوتی ہے، اور یہ آدمی کو اس دن کام آئے گی جب وہ خالی ہاتھ یہاں کی چیزیں یہیں چھوڑ کر رُخصت ہوگا:

”سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا، جب
لاد چلے گا بنجارا“

اس لئے بہت ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی دولت یہاں سے وہاں منتقل کرنے میں پیش قدمی کرتے ہیں۔

۱۰:……انسان دُنیا میں آتا ہے تو بہت سے تعلقات اس کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں، ماں باپ کا رشتہ، بہن بھائیوں کا رشتہ، عزیز واقارب کا رشتہ، اہل وعیال کا رشتہ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن مؤمن کا ایک رشتہ اپنے خالق ومحسن اور محبوبِ حقیقی سے بھی ہے، اور یہ رشتہ تمام رشتوں سے مضبوط بھی ہے اور پائیدار بھی، دُوسرے سارے رشتے توڑے بھی جاسکتے ہیں اور جوڑے بھی جاسکتے ہیں، مگر یہ رشتہ کسی لمحے نہ توڑا جاسکتا ہے نہ اس کا چھوڑنا ممکن ہے، یہ دُنیا میں بھی قائم ہے، نزع کے وقت بھی رہے گا، قبر کی تاریک کوٹھری میں بھی رہے گا، میدانِ محشر میں بھی اور جنت میں بھی، جوں جوں زندگی کے دور گزرتے اور بدلتے رہیں گے، یہ رشتہ قوی سے قوی تر ہوتا جائے گا، اور اس کی ضرورت کا احساس بھی سب رشتوں پر غالب آتا جائے گا۔ اس رشتے کی راہ میں سب سے بڑھ کر انسان کی نفسانی خواہشات حائل ہوتی ہیں، اور ان خواہشات کی بجا آوری کا سب سے بڑا ذریعہ مال ہے، زکوٰۃ وصدقات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہشات کو کم سے کم کرنا چاہتے ہیں، اور بندے کا جو رشتہ اس کے ساتھ ہے اس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہتے ہیں، اس لئے جو صدقہ کسی فقیر ومسکین کو دیا جاتا ہے، وہ دراصل اس کو نہیں دیا جاتا، بلکہ یہ اپنی مالی قربانی کا حقیر سا نذرانہ ہے، جو بندے کی طرف سے محبوبِ حقیقی کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب بندہ صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دستِ رضا سے قبول فرماتے ہیں اور پھر اس کی پرورش فرماتے رہتے ہیں، قیامت کے دن وہ صدقہ رائی سے پہاڑ بنا کر بندے کو واپس کردیا جائے گا۔ پس حیف ہے! ہم بارگاہِ رَبّ العزّت میں اتنی معمولی سی قربانی پیش کرنے سے بھی ہچکچائیں اور حق تعالیٰ شانہ کی بے پایاں عنایتوں اور رحمتوں سے خود کو محروم رکھیں۔

(جاری ہے)

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی

# سیرتِ پاک کے چند روشن ابواب

قسط:11

حافظ محمود راجا، سجاول

حضرت بلالؓ سے کسی نے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخراجات کی کیا صورت ہوتی تھی، حضرت بلالؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جمع تو رہتا نہیں تھا، یہ خدمت میرے سپرد تھی جس کی صورت یہ تھی کہ کوئی مسلمان بھوکا آتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمادیتے، میں کہیں سے قرض لے کر اسے کھانا کھلا دیتا، اگر کوئی ننگا آتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرمادیتے، میں کسی سے قرض لے کر اس کو کپڑے بنا دیتا، یہ صورت ہوتی رہتی تھی، ایک مرتبہ ایک مشرک مجھے ملا اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے وسعت اور ثروت حاصل ہے، تو کسی سے قرض نہ لیا کر، جب بھی ضرورت ہو تو مجھ سے ہی قرض لے لیا کر، میں نے کہا کہ اس سے بہتر کیا کام ہوگا، اس سے قرض لینا شروع کردیا، جب بھی ارشاد عالی ہوتا، اس سے قرض لے آتا اور ارشاد والا کی تعمیل کر دیتا، ایک مرتبہ میں اذان دینے کے لئے وضو کر کے اذان دینے کے لئے کھڑا ہی تھا کہ وہی مشرک ایک جماعت کے ساتھ آیا اور کہنے لگا: او حبشی! میں ادھر متوجہ ہوا تو ایک دم بے تحاشہ گالیاں دینا شروع کردیں اور برا بھلا جو منہ میں آیا کہا اور کہنے لگا کہ مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن باقی ہیں؟ میں نے کہا کہ قریب ختم کے ہے، کہنے لگا کہ چار دن باقی ہیں اگر مہینہ کے ختم تک میرا قرض ادا نہ کیا تو تجھے اپنے قرضے میں غلام بنالوں گا، اور اسی طرح بکریاں چراتا پھرے گا، جس طرح کہ پہلے چرایا کرتا تھا، یہ کہہ کر چلا گیا، مجھ پر دن بھر جو گزرنا چاہئے تھا، وہی گزرا، تمام دن رنج وصدمہ سوار رہا، اور عشاء کی نماز کے بعد تنہائی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سارا قصہ سنایا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آپ کے پاس اس وقت ادا کرنے کو فوری انتظام ہے اور نہ میں کھڑے کھڑے کوئی انتظام کرسکتا ہوں، وہ ذلیل کرے گا، اس لئے اگر اجازت ہو تو اتنے قرض اترنے کا انتظام ہو، میں کہیں روپوش ہو جاؤں، جب آپ کے پاس کہیں سے کچھ آجائے گا، میں حاضر ہو جاؤں گا، یہ عرض کر کے میں گھر آیا، تلوار لی، ڈھال اٹھائی، جوتہ اٹھایا، یہی سامان سفر تھا، اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا کہ صبح کے قریب کہیں چلا جاؤں گا، صبح قریب ہی تھی کہ ایک صاحب دوڑے ہوئے آئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جلدی چلو، میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو دیکھا کہ چار اونٹنیاں جن پر سامان لدا ہوا تھا، بیٹھی ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی کی بات سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے قرض کی بے باقی کا انتظام فرمادیا ہے۔ یہ اونٹنیاں بھی تیرے حوالے اور ان کا سامان بھی، فدک کے رئیس نے یہ نذرانہ میرے لئے بھیجا ہے، میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور خوشی خوشی ان کو لے کر گیا، اور سارا قرض ادا کر کے واپس آیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر مسجد میں انتظار فرماتے رہے، میں نے واپس آکر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے سارے قرضے سے آپ کو سبکدوش کردیا، اب کوئی بھی چیز قرض کی باقی نہیں رہی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ سامان میں سے کچھ باقی ہے میں عرض کیا کہ جی ہاں کچھ باقی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بھی تقسیم ہی کردے، تاکہ مجھے راحت ہو جائے، میں گھر میں بھی اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک کہ یہ تقسیم نہ ہو جائے، تمام دن گزر جانے کے بعد عشاء کی نماز سے فراغت پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ وہ بچا ہوا مال تقسیم ہوگیا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا کچھ سامان باقی ہے کہ ضرورت مند نہیں آئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ہی میں آرام فرمایا، دوسرے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا کہ کہو جی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو راحت عطا فرمائی کہ وہ سب نمٹ گیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل شانہ کی حمد وثنا فرمائی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ڈر ہوا کہ خدانخواستہ موت آجائے اور کچھ حصہ

مال کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مِلک میں رہے، اس کے بعد گھروں میں تشریف لے گئے اور ازواج مطہرات سے ملے۔(بذل، حکایات صحابہ)

حضرت ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت رات گزارتا تھا اور تہجد کے وضو کا پانی اور دوسری ضروریات مثلاً مسواک، مصلی وغیرہ رکھتا تھا، ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خدمات سے خوش ہو کر فرمایا، مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جنت میں آپ کی رفاقت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کچھ، میں نے عرض کی کہ بس یہی چیز مطلوب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا! میری مدد کیجیو سجدوں کی کثرت سے۔'' (ابوداؤد)

فائدہ: اس میں تنبیہ ہے اس امر پر کہ صرف دعا پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھنا چاہئے، بلکہ کچھ طلب اور عمل کی بھی ضرورت ہے اور اعمال میں سے اہم نماز ہے کہ جتنی اس کی کثرت ہوگی اتنے ہی سجدے زیادہ ہوں گے۔(حکایات صحابہ)

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا مال وصول کرنے کے لئے بھیجا، میں ایک صاحب کے پاس گیا اور ان سے ان کے مال کی تفصیل معلوم کی تو ان پر ایک اونٹ کا بچہ ایک سال کا واجب تھا، میں نے ان سے اس کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک سال کا بچہ نہ دودھ کے کام کا اور نہ سواری کے قابل، انہوں نے ایک نفیس جوان اونٹنی سامنے کی کہ اسے لے جاؤ، میں نے ان سے کہا کہ میں تو اسے نہیں لے سکتا کہ مجھے عمدہ مال لینے کا حکم بھی نہیں، البتہ اگر آپ عمدہ مال دینا چاہتے ہو تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہیں اور آج کا پڑاؤ تمہارے قریب ہی فلاں جگہ ہے، وہیں خدمت اقدس میں جاکر پیش کردو، اگر منظور فرمالیا تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں، وہ اس اونٹنی کو لے کر میرے ساتھ ہولئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس آپ کے قاصد زکوٰۃ کا مال لینے آئے تھے اور اللہ کی قسم! مجھے آج تک یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ان کے قاصد نے میرے مال میں تصرف فرمایا ہو، اس لئے اپنا سارا مال سامنے کردیا، آپ کے قاصد نے کہا کہ ان میں ایک سال کا بچہ، زکوٰۃ میں واجب ہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک سال کا بچہ نہ تو دودھ کے قابل اور نہ سواری کے قابل، اس لئے میں نے ایک عمدہ اور جوان اونٹنی پیش کی تھی جس کو انہوں نے قبول نہیں کیا، اس لئے میں خود لے کر حاضر ہوا ہوں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر واجب تو وہی ہے، جو انہوں نے بتلائی، مگر تم اپنی طرف سے اس سے زیادہ اور عمدہ دو تو قبول ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر مرحمت فرمائیں، انہوں نے عرض کیا کہ یہ حاضر ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا اور برکت کی دعا فرمائی۔(حکایات صحابہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک جتنے فتنے آنے والے ہیں سب کو نمبروار بتایا تھا، کوئی ایسا فتنہ جس میں تین سو آدمیوں کے بقدر لوگ شریک ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑا، بلکہ اس فتنہ کا حال اور اس کے مقتدا کا حال مع اس کے نام کے، نیز اس کی ماں کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام، صاف صاف بتادیا تھا، حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی باتیں دریافت کرتے تھے، اور میں بُرائی کی باتیں دریافت کیا کرتا تھا، تاکہ اس سے بچا جاسکے، ایک مرتبہ میں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! یہ خیر و خوبی جس کی وجہ سے آپ کی برکت سے آج کل ہم موجود ہیں، اس کے بعد کوئی برائی آنے والی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! برائی آنے والی ہے، میں نے عرض کیا کہ اس برائی کے بعد پھر بھلائی لوٹ آئے گی یا نہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حذیفہ اللہ کا کلام پڑھ اور اس کے معانی پر غور کر اور اس کے احکام کی اتباع کر (مجھے فکر سوار تھا) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس برائی کے بعد بھلائی ہوگی؟ فرمایا: ہاں! پھر بھلائی ہوگی، لیکن دل ایسے نہیں ہوں گے جیسے پہلے تھے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بھلائی کے بعد پھر برائی ہوگی؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ آدمیوں کو گمراہ کریں گے اور جہنم کی طرف لے جائیں گے، میں نے عرض کیا کہ میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں کی کوئی متحدہ جماعت ہو اور ان کا کوئی بادشاہ ہو تو اس کے ساتھ ہوجانا، ورنہ ان سب فرقوں کو چھوڑ کر ایک کونہ میں علیحدہ بیٹھ جانا یا کسی درخت کی جڑ میں جا کر بیٹھ جانا اور مرتے دم تک وہیں بیٹھے رہنا، چونکہ حضرت حذیفہؓ جن کا لقب صاحب السر یعنی بھیدی ہے، ان کو منافقین کا حال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کا بتلادیا تھا۔ (جاری ہے)

# الاربعین فی خاتم النبیین ﷺ

چوتھی قسط

تالیف وترتیب: حضرت مولانا غلام رسول دین پوری مدظلہ

## آنحضرت ﷺ قائد المرسلین اور خاتم النبیین ہیں:

حدیث نمبر:-۱۴

’’عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ۔‘‘

(مشکوٰۃ، ص:۵۱۴)

ترجمہ:... ’’حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (روز قیامت) میں تمام رسولوں کا قائد ہوں گا اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں خاتم النبیین ہوں۔ یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں قیامت کے روز سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔‘‘

فائدہ...... اس حدیث میں جہاں آپ ﷺ نے اپنے القاب وخصوصیات ارشاد فرمائی ہیں، وہاں اپنی تواضع وانکساری کا اظہار بھی فرمایا ہے۔ اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے ’’خصائص الکبریٰ‘‘ میں نقل فرمایا ہے۔ اس حدیث پاک میں قابل غور دوسرا لقب ہے کہ آپ ﷺ نے ’’خاتم النبیین‘‘ فرمایا ’’خاتم المرسلین‘‘ نہیں۔ اس لئے کہ ’’خاتم النبیین‘‘ میں خاتمیت کی نسبت اتم ہے کہ نبی کی جتنی قسمیں ہوسکتی ہیں، وہ سب مجھ پر ختم ہیں۔ جب نبوت ختم ہے تو رسالت بدرجۂ اولیٰ ختم ہے، لہٰذا یہ حدیث بھی واضح طور پر ختم نبوت کی دلیل ہے۔

## مہر نبوت خود آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل تھی:

حدیث نمبر:-۱۵

’’عَنْ عَلِیٍّؓ قَالَ: بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔‘‘

(شمائل ترمذی، ص:۳، باب خاتم النبوۃ)

ترجمہ: ’’حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی، کیونکہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔‘‘

فائدہ:- اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی معنوی خصوصیت کو حسی شکل میں بھی ظاہر کردیا گیا تھا۔ کتب سابقہ میں بھی مہر نبوت آپ ﷺ کی علامت بتلائی گئی تھی۔ اسی لئے بعض طالبین حق نے منجملہ اور علامات کے آپ ﷺ کی مہر نبوت کو بھی تلاش کیا، جیسے حضرت سلمان فارسیؓ وغیرہ۔ اور اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خاتم النبیین ہونا آپ ﷺ کا شاعرانہ لقب نہ تھا بلکہ مہر نبوت اور آخری نبی ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا جاتا تھا اور کہا جاتا ہے۔

## مسئلہ رفع ونزول مسیح ابن مریم علیہ السلام

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی مسئلہ ہے:

حدیث نمبر:-۱۶

’’عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا، فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ، وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ، وَیَضَعُ الْحَرْبَ، وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ، حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ: وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا۔‘‘

(بخاری، ج:۱، ص:۴۹۰، مسلم، ج:۱، ص:۸۷)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جب تم میں ابن مریم علیہ السلام حاکم عادل ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ

ڈالیں گے۔ خنزیر (سور) کو قتل کریں گے۔ جنگ کا خاتمہ کریں گے۔ مال ودولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگوں کی نظر میں ایک سجدہ کی قدر وقیمت دنیا ومافیہا سے زیادہ ہوگی۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ فرمانے لگے: اگر تم چاہو تو بطور تائید کے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھ لو: ” وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا“ اہل کتاب میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔“

**فائدہ:-** اس حدیث پاک سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

۱:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول عام عادت کے خلاف ہے، تبھی تو آنحضرت ﷺ نے قسم کھا کر بیان فرمایا ہے۔

۲:- کسی انسان کی ولادت مراد نہیں۔ کیونکہ ولادت میں کوئی ایسی جدید بات نہیں، جس پر قسم کھانے کی ضرورت ہو۔

۳:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدیہ کے حاکم بن کر نازل ہوں گے اور اس امت کے حاکم عادل ہوں گے۔ معلوم ہوا شریعت محمدیہ باقی ہے، منسوخ نہیں ہوئی۔

۴:- حکم وہی ہوسکتا ہے جو فریقین کے نزدیک مسلم ہو۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ نازل ہونے والے وہی اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ ان ہی کی شخصیت اہل کتاب اور امت محمدیہ کے نزدیک مسلم ہوسکتی ہے۔ اگر اس پیش گوئی کا مصداق کوئی دوسرا شخص (مرزا قادیانی) ہو جو اسی امت میں پیدا ہوا ہو وہ حکم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اہل کتاب وامت محمدیہ دونوں کے نزدیک وہ مسلم نہیں۔

۵:- شعائر نصرانیت میں سب سے بڑا شعار صلیب کو نیست ونابود (یعنی صلیب پرستی کو ختم) کردیں گے اور خنزیر کو قتل کر کے نصاریٰ کی تردید کردیں گے جو خنزیر کو حلال سمجھ کر کھاتے ہیں اور اس سے غایت درجہ محبت رکھتے ہیں۔

۶:- جملہ ادیان مٹ کر دین واحد بن جائے گا۔ اہل کتاب واہل قرآن کا باہمی اختلاف ختم ہوجائے گا۔ جہاد کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

۷:- اخروی برکات کے ساتھ ساتھ دنیوی برکات کا بھی ظہور ہوگا۔

۸:- آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابھی موت نہیں آئی۔ بلکہ آئندہ زمانہ میں آئے گی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ موت دنیا میں نازل ہونے کے بعد ہی آئے گی۔ اس لئے کہ سورۂ طٰہٰ میں ارشاد خداوندی ہے:

”مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى.“ (الکہف)

ترجمہ:... ”کہ ہم نے تم سب کو اسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں ہم تم کو (موت کے بعد) لوٹائیں گے اور حشر کے وقت اسی سے پھر دوبارہ ہم تم کو نکال لیں گے۔“

لہٰذا آیت کا ضابطہ ابھی پورا ہونا ہے۔

اس سے اندازہ کر لینا چاہئے کہ جو پیش گوئی احادیث میں قسم کے ساتھ ہو اور قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر ہو وہ جزم ویقین کے کس درجہ میں ہوگی۔

## حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے:

حدیث نمبر:-۱۷

”عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ.“

(بخاری، ج:۱،ص:۴۹۰، مسلم، ج:۱،ص:۸۷)

ترجمہ:... ”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا۔ (یعنی خوشی سے) جب کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام خود تم (امت محمدیہ) ہی میں سے ہوگا۔“

**فائدہ......** امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب ”الأسماء والصفات“ میں اس روایت کے الفاظ یوں نقل فرمائے ہیں:

”اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ“...

ترجمہ: ”جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم سے ہوگا...“

حدیث مذکور میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ زمین پر کسی شخص کا پیدا ہونا مذکور نہیں۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ”ینزل فیکم“ اور امام مہدی علیہ الرضوان کے لئے ”امامکم منکم“ کی صراحت سے ثابت ہوا کہ مسیح ومہدی (علیہما السلام) دو علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔ شخص واحد (مرزا قادیانی) مراد نہیں۔

(جاری ہے)

# قادیانیوں کو دعوتِ اسلام

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

چند سال پہلے جنوبی افریقہ میں ایک ختم نبوت کانفرنس کے دوران میں نے قادیانیت کے حوالے سے ایک پہلو پر گفتگو کی گئی تھی، وہ گفتگو الحمدللہ! پسند کی گئی اور دنیا بھر میں اس کو بہت وسیع پیمانے پر سنا گیا پھیلایا گیا۔ اس پر قادیانی حضرات کی طرف سے ایک اعتراض سامنے آیا ہے اور وہ بھی دنیا بھر میں پھیلایا گیا ہے۔ میں آج اس حوالے سے تھوڑی سی گفتگو کرنا چاہوں گا۔

میں نے یہ گزارش کی تھی کہ قدرت کا قانون یہ ہے اور تسلسل یہ بتاتا ہے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا، کہ نئے نبی کے آنے سے مذہب بدل جاتا ہے، نبی مطاع ہوتا ہے مطلقاً اور نبی کے بدلنے سے اطاعت کا مرکز تبدیل ہو جاتا ہے۔ چونکہ نبی وہ واحد شخصیت ہوتی ہے جس کی بات کسی دلیل کے بغیر ماننا ضروری ہوتی ہے، نبی سے دلیل نہیں پوچھی جاتی، نبی جو کہتا ہے وہ دلیل ہوتی ہے۔ بنیادی طور پر یہ بات کہی تھی علامہ محمد اقبالؒ نے، تو میں نے ان کی اس بات کو بنیاد بنا کر ایک بات کی تھی کہ نبی کے بدلنے سے مذہب بدل جاتا ہے، اور قادیانی چونکہ نئی نبوت کی بات کرتے ہیں تو ان کا مذہب ہمارے مذہب سے الگ ہے، وہ نیا نام رکھیں گے۔ جس طرح یہودیت سے عیسائیت الگ ہوئی، نئے نبی کی بنیاد پر، نئی وحی کی بنیاد پر، نئی کتاب کی بنیاد پر اور عیسائیت سے ہم الگ ہیں، نئے نبی کی بنیاد پر، نئی کتاب کی بنیاد پر، نئی وحی کی بنیاد پر۔ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتے ہیں، تورات کو بھی مانتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتے ہیں، انجیل کو بھی مانتے ہیں، لیکن چونکہ ہم ان کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کریم پر بھی ایمان رکھتے ہیں اس لئے ہمارا مذہب ان سے الگ ہے، عیسائیوں کا یہودیوں سے الگ ہے۔ یہ میں نے بنیادی بات کی تھی کہ نبی کے بدلنے سے، وحی کے بدلنے سے مذہب بدل جاتا ہے، پہلا مذہب اور ہوتا ہے دوسرا اور ہوتا ہے، نام الگ ہوتا ہے۔ غلط یا صحیح اپنے مقام پر لیکن مذہب بہرحال تبدیل ہو جاتا ہے، کہ اطاعت کا مرکز تبدیل ہو جاتا ہے تو مذہب بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔

یہ میں نے بات کی تھی، اس پر قادیانی حضرات کی طرف سے یہ اعتراض کچھ عرصہ پہلے سامنے آیا ہے اور دنیا بھر میں اس کو دہرایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب نے بات کی ہے تو موسیٰ علیہ السلام کی بات کر کے پھر سیدھا عیسیٰ علیہ السلام پر چلے گئے ہیں، یہ درمیان کے انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات جو تھے ان کے آنے سے تو مذہب نہیں بدلا تھا، ان کا ذکر مولوی صاحب نے کیوں نہیں کیا؟ یہ ان کا استدلال و اعتراض کہ درمیان میں بہت سے پیغمبر آئے تھے، ہزاروں کی تعداد میں آئے تھے، وحی بھی آتی رہی ہے۔ تو درمیان کے جو نبی آتے رہے ان نبیوں کے آنے سے مذہب کیوں نہیں بدلا، یہ عیسیٰ علیہ السلام تک بات کیوں گئی ہے؟ یہ ان کا اعتراض ہے اور بادی النظر میں یہ اعتراض سمجھ میں آتا ہے۔ اصل میں یہ اعتراض اس لئے پیدا ہوا کہ میری گفتگو میں کچھ اجمال رہ گیا تھا، میں نے پوری وضاحت نہیں کی تھی، میں معترضین کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے یہ سوال پیدا کر کے مجھے اپنی گفتگو کا اجمال دور کرنے کا موقع دیا ہے۔

بات یہ ہے کہ میں مانتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک درمیان میں سینکڑوں نہیں، بعض روایات کے مطابق ہزاروں پیغمبر آئے ہیں، ان کے آنے سے مذہب نہیں بدلا، مذہب بدلا ہے عیسیٰ علیہ السلام کے آنے پر آخری مرحلے میں۔ اس کی دو وجوہات ہیں کہ وہ کیوں نہیں بدلا اور ہمارا کیوں بدل گیا ہے۔ اس کے دو بنیادی اسباب ہیں۔

ایک تو یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک نبیوں کا آنا جاری تھا، ختم نبوت کا کوئی تصور تھا نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کو بھی خاتم الانبیاء کہا جاتا ہے لیکن خاتم انبیاء بنی اسرائیل، بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر۔ لیکن اس سے پہلے ختم نبوت کا تصور بنی اسرائیل میں نہیں تھا، نبوت کا سلسلہ جاری تھا، ختم نبوت کا عقیدہ نہیں تھا، اس لئے ان کے آنے سے فرق نہیں پڑتا تھا، اور وہ نہیں پڑا۔ ایک وجہ تو یہ ہے۔

دوسری وجہ یہ بنی کہ موسیٰ علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت زکریاؑ اور حضرت یحییٰ تک جس نے بھی اس دائرے میں نبوت کی بات کی ہے اس کو تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر دیا گیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا تو بنی اسرائیل نے، یہود نے ماننے سے انکار کر دیا، الگ ہو گئے۔ اب جب انکار کی بنیاد پر الگ ہوئے تو یہ مذہب الگ ہو گیا اور وہ مذہب الگ ہو گیا۔ یہ دوسری وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر دیا گیا، انکار کرنے والے پہلے مذہب کے ماننے والے رہے اور ان کو تسلیم کرنے والے نئے مذہب کے پیروکار بن گئے۔

ہمارے ہاں یہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر یہ اعلان فرما دیا تھا کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔ ''لا رسال بعدی ولا نبوۃ'' میرے بعد نہ رسالت ملے گی اور نہ نبوت ملے گی۔ یہ ختم نبوت کا عقیدہ بنیاد بنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا۔ اور دوسری بات یہ بنی ہے کہ جناب نبی کریم نے وہ بنی اسرائیل کی طرز والی نبوت، جس کو قادیانی حضرات ''امتی نبی'' کہہ کر اپنا دعویٰ منوانے کی کوشش کرتے ہیں، یہ امتی نبی والی صورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مسیلمہ کذاب کے بارے میں روایت اٹھا کر دیکھ لیں، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے پر مستقل نبوت کا دعویدار نہیں تھا، امتی نبی ہونے کا دعویدار تھا۔ مسیلمہ کذاب پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتا تھا، پڑھاتا تھا، یہ اقرار کروا کے پھر اپنی بات کرتا تھا وہ رسول ہیں اور میں بھی ہوں۔ امتی نبی کا تصور یہ ہے۔ اس کے بعد جو کلمہ پڑھنے آتا تھا تو اسے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' اور پھر ''لا الہ الا اللہ مسیلمہ رسول اللہ'' پڑھواتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کرتا تھا رسول مانتا تھا، اور رسول ماننے کے بعد امتی اور تابع نبی کے طور پر اپنی بات بھی کرتا تھا۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ ان کی اذان بھی یہی تھی۔

ختم نبوت کے پہلے شہید حبیب بن زید رضی اللہ علیہ جو مسیلمہ کے ہاتھوں قتل ہوئے، اسی وجہ پر قتل ہوئے۔ اس نے پہلے حبیب بن زیدؓ سے پوچھا ''اشھد ان محمد رسول اللّٰہ'' انہوں نے کہا کہ ''نشھد ان محمدا رسول اللّٰہ''۔ پھر پوچھا کہ ''اتشھد انی رسول اللّٰہ؟'' انہوں نے کہا کہ نہیں۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ جو دو نمائندے مسیلمہ کذاب کا خط لے کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، رسول اللہ نے ان سے بھی اسی ترتیب سے پوچھا ''اتشھد ان انی رسول اللّٰہ؟'' کیا تم مجھے خدا کا رسول مانتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ''نشھد'' آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر پوچھا ''اتشھد ان مسیلمۃ رسول اللّٰہ؟'' کیا تم یہ بھی گواہی دیتے ہو کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ انہوں نے کہا گواہی دیتے ہیں۔

مسیلمہ کذاب کا دعویٰ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی نبی ہونے کا دعویٰ تھا۔ اس پر اس کا جو خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہے، بخاری شریف میں موجود ہے، اس کا ٹائٹل بھی یہی ہے ''من مسیلمۃ رسول اللّٰہ الیٰ محمد رسول اللّٰہ'' کہ مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام۔ ٹائٹل بھی یہی ہے اور آگے پیشکش کیا ہے یہ زیادہ توجہ طلب بات ہے۔ اس نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صلح کی پیشکش کی کہ مجھے کسی درجہ میں تسلیم کر لیا جائے تو میرے پاس یہ فارمولا ہے۔ اس نے کہا: جناب میرا آپ کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے، آپ اللہ کے رسول ہیں، میں بھی ہوں، اپنے معاملات یوں طے کرتے ہیں کہ آپ اپنے بعد مجھے خلیفہ نامزد کر دیں تو مسئلہ ختم۔ جب تک آپ ہیں، آپ، آپ نہیں ہوں گے تو میں۔ اور اگر یہ بات آپ کو منظور نہیں ہے تو پھر ''لنا وبر ولک مدر'' پھر تقسیم کر لیں، شہروں کے نبی آپ، دیہات کا میں۔ خط کا ٹائٹل، خط کا مضمون، اور مسیلمہ کذاب کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول منوانے کے بعد اپنی بات کرنا، یہ کھلے شواہد ہیں کہ مسیلمہ کذاب امتی نبی ہونے کا دعویدار تھا۔ خلافت مانگنا، کس کی مانگ رہا تھا؟ تقسیم کس سے کر رہا تھا؟ امتی نبی ہونے کا تصور بنی اسرائیل میں تھا، ہمارے ہاں امتی نبی ہونے کے تصور کی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً نفی فرما دی کہ نہ کوئی غیر امتی، نہ کوئی امتی، مسیلمہ کذاب کو رد کرتے ہوئے۔

مسیلمہ کذاب خود مدینہ منورہ آیا ہے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کی ہے دوبدو۔ وہ مکالمہ موجود ہے، بخاری شریف کی روایت ہے۔ یہ پیشکش اس نے سامنے کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیشکش کے جواب میں دو باتیں فرمائیں۔ ایک بات تو اصولی تھی، قرآن کریم کی آیت پڑھ دی ''ان الارض للّٰہ یورثھا من یشآء من عبادہ'' کہ زمین اللہ کی ہے، خلیفہ کسے بنانا ہے، شہر کسے دینے ہیں، دیہات کسے دینے ہیں، وہ اللہ کا کام ہے میرا کام نہیں ہے اور دوسرا جواب عملی تھا، مسیلمہ کو دوبدو ملاقات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین سے ایک لکڑی اٹھائی، فرمایا تم مجھ سے خلافت کی بات کرتے ہو، زمین کی تقسیم کی بات کرتے ہو، مجھ سے یہ لکڑی بھی مانگو، میں دینے کا روادار نہیں ہوں۔ یہ عملی جواب تھا۔

میں نے گزارش کی ہے کہ امتی نبی ہونے کا تصور بنی اسرائیل میں تھا، ہماری امت میں نہیں ہے۔ ختم نبوت کا تصور بنی اسرائیل میں نہیں تھا، ہمارے ہاں ہے۔ یہ دو باتیں بالکل واضح طور پر ہمارے ذہنوں میں رہنی چاہئیں۔ دونوں باتوں کی نفی کرنے والے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہیں، اپنے قول کے ساتھ بھی، اپنے عمل کے ساتھ بھی۔ اور دوسری بات میں نے گزارش کی ہے کہ جب انکار نہیں کیا گیا کہ ختم نبوت کا عقیدہ نہیں تھا، تو مذہب ایک ہی رہا۔ لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر دیا گیا تو انکار کرنے والوں کا مذہب اور ہو گیا، اور اقرار کرنے والوں کا مذہب اور ہو گیا۔ یہ تقسیم کی بنیاد تھی۔

ہمارے ہاں بھی، ہمارے ہاں تو شروع سے یہ قصہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہ سو سال تک، جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، خواہ کسی حیثیت سے کیا ہے، امت نے اسے قبول نہیں کیا۔ بنی اسرائیل قبول کرتے رہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ نہیں تھا۔ ہمارے ہاں امت نے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد تک کسی کو قبول نہیں کیا کہ ہمارے ہاں ختم نبوت کا عقیدہ ہے، اس کا واضح تصور موجود ہے۔ اور جب مرزا غلام احمد کا انکار کر دیا گیا، امت نے بحیثیت امت انکار کر دیا، جو امت کا دائرہ کہلاتا ہے، امت کے اندر کوئی حلقہ ایسا نہیں ہے جو قادیانیوں کے دعوے کو تسلیم کرتا ہو اور امتی نبی کے تصور کو تسلیم کرتا ہو۔

چلیں، قادیانی حضرات اس بات پر بضد ہیں، میں نے اس کی نفی بھی کی ہے، لیکن یہ تو وہ بھی انکار نہیں کر سکیں گے، کہ جب انکار کر دیا گیا تو یہ مذہب الگ ہو گیا، وہ مذہب الگ ہو گیا۔

جب مرزا غلام احمد کا امت نے انکار کر دیا تو ظاہر بات ہے کہ مذہب تو الگ ہونا تھا۔ انکار کرنے والوں کا مذہب اسلام رہا، ماننے والوں کا مذہب نیا ہے۔ اور قادیانیوں سے ہمارا یہی سوال ہے کہ جب مذہب نیا ہے تو اس کا ٹائٹل، اس کی اصطلاحات، اس کے شعائر، یہ مسلمانوں والے کیوں ہیں؟ اصل جھگڑا قادیانیوں سے یہ ہے کہ مذہب نیا ہے تو ٹائٹل ہمارا کیوں استعمال کر رہے ہیں؟ مذہب ہم سے الگ ہے تو علامات ہماری کیوں استعمال کر رہے ہیں؟ شعائر ہمارے کیوں استعمال کر رہے ہیں۔ ہمارا جھگڑا یہ ہے کہ ٹائٹل نیا رکھیں۔ کعبہ، بیت اللہ، ام المومنین، امیر المومنین، کلمہ طیبہ، مسجد، مینار، یہ ہماری علامتیں ہیں۔

میں اس کی مثال ایک بار پھر دہراؤں گا کہ نئی کمپنی بنتی ہے پہلی کمپنی سے الگ ہو کر، غلط صحیح اپنے مقام پر، لیکن نئی کمپنی نام نیا اختیار کرے گی، ٹریڈ مارک الگ اختیار کرے گی، مونو الگ اختیار کرے گی، اپنی علامات الگ اختیار

## دو روزہ تحفظ ختم نبوت کورس، اوکاڑا

اوکاڑا (مولانا عبدالرزاق) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لہنا سنگھ تحصیل چونیاں ضلع قصور مدرسہ فاطمۃ الزہراؓ للبنات والبنین میں دو روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ایک دن مولانا عبدالرزاق مبلغ ختم نبوت ضلع اوکاڑا نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول کے مسئلہ کو بیان کیا، دوسرے روز حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بھاولنگر کے حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور پر دروس ہوئے۔ علاقے کی مستورات، طالبات اور احباب نے بھرپور شرکت کی۔ مفتی محمد طاہر مبین مدظلہ نے سرپرستی فرمائی۔ مولانا محمد عمران کی صدارت میں طالبات کی دوپٹہ پوشی بھی کی گئی۔ اس موقع پر ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ شرکاء کورس کی دونوں دن کھانے سے تواضع کی گئی۔ دوسرے روز بعد نماز عصر مولانا مختار احمد کا بیان اور مجلس ذکر منعقد ہوئی اور نماز مغرب کے بعد جمعیت علماء اسلام کے سابقہ مقامی صدر مولانا سید زہیر شاہ ہمدانی کا بیان ہوا۔

کرے گی۔ اگر پہلی کمپنی سے جدا ہو کر نئی بننے والی کمپنی نام، مونو اور ٹریڈ مارک پہلی کمپنی کا استعمال کرے گی تو فراڈ کہلاتا ہے، دھوکہ کہلاتا ہے۔ اسی دھوکے کو واضح کرنے کے لئے ہم دنیا کے سامنے یہ موقف واضح کرتے ہیں۔

یہ اعتراض قادیانیوں کی طرف سے آیا تھا، میں نے ضروری سمجھا کہ اس کا جواب دے دیا جائے، اور آج میں نے اپنی گفتگو سے قادیانیوں کے اس مغالطے کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کو ہدایت دے، میں ان کے لئے ہدایت کا دعا گو رہتا ہوں ہمیشہ، اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے، بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، اور آخری بات کہہ کر بات ختم کروں گا، میں قادیانی حضرات کو ہمیشہ یہ مشورہ دیتا رہتا ہوں۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمیوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ مسیلمہ نے، اسود عنسی نے، طلیحہ نے، سجاح نے۔ مسیلمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مقابلے پر نہیں آیا، بعد میں آیا، قتل ہو گیا۔ اسود عنسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مقابلے پر آیا، قتل ہو گیا۔ طلیحہ نے توبہ کر لی تھی، اسلام قبول کیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں قادسیہ کی جنگ میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ طلیحہ کا شمار آج بھی محدثین صحابہ میں کرتے ہیں، حضرت طلیحہ بن خویلد اسدیؓ۔ نبوت کا دعویٰ بھی کیا تھا، مقابلہ بھی کیا تھا، حضرت عکاشہ جیسے صحابی کو شہید بھی کیا تھا، اور دو جنگیں لڑیں مسلمانوں سے۔ پھر توبہ کی، واپس آئے، اور انہوں نے شہادت پائی، اور وہ ہمارے محترم بزرگ ہیں۔ سجاح نے بھی توبہ کر لی تھی۔ سجاح نبوت کی دعویدار تھی، مقابلے پر آئی فوجیں لے کر۔ یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آئی ہے، توبہ کی ہے، اسلام قبول کیا ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم پر کوفہ میں آباد ہوئی ہے، وہیں ایک عابدہ زاہدہ خاتون کے طور پر رہی ہے۔ جب فوت ہوئی تو حضرت ثمرہ بن جندبؓ گورنر تھے، انہوں نے جنازہ پڑھایا، تدفین کی ہے، اور وہ بھی ہماری صالحہ خواتین میں شمار ہوتی ہے ہماری تاریخ میں۔

میں قادیانیوں سے یہ عرض کیا کرتا ہوں کہ میرے بھائی! مسیلمہ اور اسود کے نقشِ قدم پر چلنا ضروری ہے؟ طلیحہ اور سجاح کا نقشِ قدم بھی ہے۔ میں دعوت دوں گا کہ تھوڑا سا زاویہ نگاہ بدلیں، سجاح پر بھی غور کر لیں، طلیحہ پر بھی غور کر لیں، واپسی کا راستہ کھلا ہے۔ آپ واپس آئیں، ہمارے بھائی ہیں، ہمارے دوست ہیں، ہم سینے سے لگائیں گے۔ ہم واپسی کی دعوت دیتے ہیں، مغالطے سے نکلیں، امت پر زبردستی مسلط ہونے کی بجائے امت کا حصہ بنیں، ہم آپ کو قبول کریں گے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ ☆☆

## قرآن پاک میں تحریف کی ناپاک جسارت کی مذمت کرتے ہیں: علماء کرام

لاہور.... بھارتی شہری کی جانب سے قرآن پاک میں تحریف کی ناپاک جسارت کی مذمت کرتے ہیں۔ ملعون کا امت مسلمہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس نے ذاتی شہرت کے لئے ناکام کوشش کی۔ ایسے نام نہاد مسلمان عالمی استعماری قوتوں کے آلہ کار بن کر سستی شہرت چاہتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ انہیں اس دنیا میں بھی ناکامی ہو گی اور آخرت میں بھی ذلت و رسوائی ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، مولانا علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا خالد محمود نے خطبات جمعہ میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مردود بھارتی شہری کی جانب سے قرآن پاک سے آیات نکالنے کی اپیل کرنے کی جسارت دین اسلام کے خلاف ہونے والی عالمی سازشوں کا ایک حصہ ہے، جسے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضرور ناکام بنائیں گے۔ ایسے دین فروش اسلام دشمن طاقتوں کے آلہ کار ہوتے ہیں، جن کا مقصد مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا ہے۔ اس مردود سے پہلے سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے مرتد پہلے بھی اپنی خباثتوں کا اظہار کرتے رہے ہیں، جنہیں امت مسلمہ نے متفقہ طور پر مسترد کر دیا۔ عالمی کفریہ طاقتیں عالم اسلام کے خلاف مختلف محاذوں پر سرگرم ہیں۔ وہ مسلمانوں میں بے چینی پیدا کرنے کے لئے مسلمان کو ہی استعمال کر رہے ہیں۔ وسیم رضوی جیسے لوگوں کا مذہب ڈالر و دینار ہیں جو محض کٹھ پتلی ہیں۔ عورت مارچ کے نام پر کنجریوں کی تنظیموں کے خلاف ابھی تک کاروائی نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ سب کچھ کفریہ ایجنڈے کے تحت اور حکومت کی مرضی کے مطابق ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ عورت مارچ نامی فتنہ کو لگام دے کر ان کو قانون اور عدالت کے کٹہرے میں لایا جائے۔

تیرہویں سالانہ، عظیم الشان

# تحفظ ختم نبوت کانفرنس، بنوں

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

مورخہ یکم مارچ ۲۰۲۱ء بروز بدھ بمقام میلاد پارک بنوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں ضلع بھر کے مشائخ، علماء، خطباء، ائمہ کرام، دینی مدارس اور عصری اداروں کے اساتذہ کرام وطلبا کے علاوہ دیگر فرزندان توحید وعشاق ختم نبوت نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔

الحمدللہ! فرداً فرداً پورے سال ختم نبوت کے موضوع پر بنوں کے تمام یونین کونسلوں میں بیانات ہوتے رہتے تھے، لیکن چھ ماہ قبل ضلع بھر کی پچاس یونین کونسلوں کا اجلاس جامع مسجد حافظ جی میں منعقد ہوا، جس میں پروگراموں کا شیڈول بنایا گیا، جس کے نتیجے میں بنوں کی ہر یونین کونسل میں مسجد وار چھوٹے بڑے پروگرام ہوئے۔

عصری اداروں میں کام کے لئے مستقل ایک جماعت مقرر کی گئی تھی، جنہوں نے اسکول، کالج کے اساتذہ کرام وطلبا کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، اسی طرح مدارس دینیہ اور ائمہ مساجد سے ملاقاتوں کے لئے الگ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً تاجر برادری اور جمعیت علماء اسلام بنوں کے مشترکہ اجلاس بھی منعقد ہوئے۔

ضلعی امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی، نائب امیر مولانا مفتی شمس الحق حقانی، ناظم اعلیٰ مولانا قاری امام محمد یوسف نقشبندی، مولانا عبدالحسیب ہنجل، سیّد ظہیر الدین ایڈووکیٹ نے کانفرنس کے لئے جگہ کی منظوری اور کانفرنس میں شرکت اور سیکورٹی فراہمی کی بابت ضلعی انتظامیہ سے ملاقاتیں کیں۔

پنڈال کی سیکورٹی ذمہ داری انصار الاسلام بنوں، اسٹیج اور پنڈال کی تیاری یونین کونسل ممش خیل، ضلعی مہمانوں کو خورد ونوش کی یونین کونسل بیزی خیل، جبکہ مرکزی اکابرین کا استقبال یونین کونسل ڈومیل، منگل میلہ، جامعہ دارالہدیٰ میرا خیل، مرکز علوم ختم نبوت بنوں نے کیا، جن کے امرأ بالترتیب مولانا قاری مستقیم شاہ، مولانا مفتی تاج الدین، مولانا عمل شاہ، مولانا قاری عبدالستار ومفتی محمد منظور حقانی، مولانا حمید اللہ و مولانا قاری احسان اللہ، مولانا قاری زبید اللہ و مولانا قاری ظاہر اللہ۔ مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی، مولانا محمد افنان وقاری محمد عدنان مولانا عبدالحسیب ہنجل، مولانا انیس اللہ، مولانا شمس الحق حقانی، مولانا قاری امام محمد یوسف و دیگر اراکین ختم نبوت تھے۔

مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی، شیخ الحدیث مولانا مفتی شمس الحق حقانی، مولانا قاری زبید اللہ اور مولانا عبدالحسیب ہنجل نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیے۔

پہلی نشست کی صدارت مولانا قاری امام محمد یوسف نقشبندی نے کی جبکہ ضلعی مشائخ کے علاوہ صوبائی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد عابد کمال اور مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد طیب طوفانی نورنگ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی نورنگ کے بیانات ہوئے۔

دوسری نشست کی صدارت ضلعی امیر جمعیت علماء اسلام مولانا قاری محمد عبداللہ نے کی جبکہ صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی اور مرکزی رہنما مفتی محمد حسن لاہور نے بیانات کئے، اختتامی دعا بھی مرکزی رہنما مولانا مفتی محمد حسن نے فرمائی۔

قراردادیں:

(۱) آج کی یہ عظیم الشان کانفرنس اپنے تمام قائدین ختم نبوت، جملہ شیوخ الحدیث و علماء کرام، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ واسٹوڈنٹس اور تمام حاضرین کی تہہ دل سے مشکور وممنون ہے کہ انہوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

(۲) یہ عظیم الشان کانفرنس گزشتہ روز اسلام آباد میں جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا

اکرام الرحمٰن اور ان کے بیٹے اور طالب علم کو بے دردی سے شہید کرنے کی پُر زور مذمت کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ ان کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

(۳) یہ کانفرنس پوری قوم سے مطالبہ کرتی ہے کہ موجودہ حکومت کا ''اسرائیل تسلیم کرو،، کا نعرہ مسترد کریں۔

(۴) یہ کہ اسکول، کالج، یونیورسٹی کے نصاب تعلیم سے اسلامی تاریخ عموماً اور ختم نبوت خصوصاً ختم کیا گیا، اسی طرح گیارہویں کلاس کی اسلامیات کی کتاب سے عقیدہ ختم نبوت کے مضمون کو ہٹا دیا گیا ہے اور اس کی جگہ پر فرنگیوں کی تاریخ ڈالی گئی ہے، یہ کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ختم نبوت کے اسباق اور صحابہ کرامؓ کی سیرت کو من وعن شامل نصاب کیا جائے۔

(۵) اکثر اسکول وکالج میں اسلامیات پڑھانے پر غیر مسلم خاص کر قادیانی مقرر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے لہٰذا حکومتِ وقت ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز آجائے۔

(۶) موجودہ حکومت کے وزیر فواد چوہدری کی زیر نگرانی مسجد وزیر خان میں فلم کی شوٹنگ اور گانے بجانے کا سخت سے سخت نوٹس لیں۔

(۷) یہ عظیم الشان کانفرنس تمام مسلمانوں سے قادیانی مصنوعات، ذائقہ گھی، کنگ بناسپتی، سنگھم دودھ، یونیورسل اسٹیبلائزر، راجہ سوپ، شیزان کمپنی کی تمام مصنوعات کے مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ کرتی ہے۔

(۸) عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قادیانیوں کی سازش کے تحت بعض پنجاب سے آئے گھر گھر قرآنی نسخے اور دینی کتابوں کے نام پر کتابیں بیچتے ہیں، جس میں تحریف کی گئی ہوتی ہے لہٰذا ایسے لوگوں سے قرآن یا کوئی بھی دینی کتاب نہ خریدیں۔

(۹) یہ عظیم کانفرنس قادیانیت کے متعلق متفقہ آئینی قانون میں ترمیم کی کوششوں کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔

(۱۰) تمام خطباء وائمہ مساجد سے گزارش ہے کہ ایک جمعہ خاص طور پر ختم نبوت کے موضوع پر بیانات فرمایا کریں۔ نیز تمام تعلیمی اداروں کے اساتذہ سے اپیل ہے کہ بچوں کو عقیدہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت سے گاہے بگاہے آگاہ کیا کریں۔

☆☆..............☆☆

## تضاداتِ مرزا ............ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱:... قادیان طاعون سے اس لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔(دافع البلاء، ص:۵، خزائن:۱۸، ص:۲۲۶)

۲:... اگرچہ طاعون تمام بلاد پر اپنا ہیبت ڈالے گی، مگر قادیان یقیناً اس کی دسترس سے محفوظ رہے گا۔(اخبار الحکم قادیان، ۱۰؍اپریل ۱۹۰۲ء)

۳:... طاعون کے دنوں میں جب طاعون زوروں پر تھا، میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔(حقیقۃ الوحی، ص:۸۴، حاشیہ خزائن:۲۲، ص:۸۷)

۴:... چونکہ یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ لوگ اپنے دیہات چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں۔ اس لئے اپنی جماعت کے ان تمام لوگوں کو جو طاعون زدہ علاقوں میں ہیں منع کرتا ہوں کہ اپنے علاقوں سے نکل کر قادیان یا دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور دوسروں کو بھی روکیں کہ وہ اپنے مقامات سے ہرگز نہ ٹلیں۔(اشتہار لنگر خانہ کا انتظام مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، ص:۲۶۷)

۵:... مجھے معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر والوں کو چاہئے کہ بلاتوقف اس جگہ کو چھوڑ دیں، ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑنے والے ٹھہر جائیں گے۔(ریویو آف ریلیجنز:۹، ص:۳۶۵)

۶:... کسی انسان کو حیوان کہنا ایک قسم کی گالی ہے۔(ازالہ، ص:۲۶، حاشیہ خزائن:۳، ص:۱۱۵)

۷:... گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔(ضمیمہ اربعین:۴، ص:۵، خزائن:۱۷، ص:۴۷۱)

۸:... ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلے مانس آدمی قرار نہیں دے سکتے، چہ جائیکہ نبی قرار دیں۔(ضمیمہ انجام، ص:۹، حاشیہ خزائن:۱۱، ص:۲۹۳)

۹:... مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی تھا۔(البشریٰ، ج:۱، ص:۲۴)

۱۰:... حضرت مسیح خدا کے متواضع، حلیم، عاجز اور بے نفس بندے تھے۔(مقدمہ براہین، ص:۱۰۴، حاشیہ خزائن:۱، ص:۹۴)

۱۱:... حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات سے متعلق لکھتا ہے۔ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن پاک سے ہرگز ثابت نہیں۔(ازالہ اوہام، ص:۳۰۷، حاشیہ خزائن:۳، ص:۲۵۶)

۱۲:... حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیاں بطور معجزہ کے طور پر ان کی پرواز قرآن سے ثابت ہے۔(آئینہ کمالات اسلام:۶۸، خزائن:۵، ص:۶۸)

۱۳:... عیسائیوں نے آپ کی بہت سارے معجزات لکھے ہیں: مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ ثابت نہیں۔(ضمیمہ انجام آتھم، ص:۲۹۰، خزائن:۱۱، ص:۲۹۰)

### حضرت عیسیٰؑ اور صحابہ کرامؓ کی شان میں

# مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ پاک کے جلیل القدر نبی اور صاحب کتاب رسول ہیں۔ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اسم گرامی پچیس مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن پاک ان کے معجزات کو بیان کرتا ہے۔ قرآن پاک ان کی والدہ محترمہ کو صدیقہ قرار دیتا ہے۔ قرآن پاک ان کے مہد (پنگھوڑے) میں گفتگو کے معجزہ کو بیان کرتا ہے۔ احادیث پاک ان کے نزول من السماء کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتی ہیں۔ نزول من السماء کے بعد ان کے کارہائے نمایاں احادیث میں تفصیلات کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں، جب مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے نقط گالیاں دیتا ہے اور خبث باطن کا اظہار کرتا ہے۔ چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

۱:... وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا۔ خون، حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔ (ست بچن، ص:۱۴۱، خزائن:۱۹، ص:۲۶)

۲:... عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) مریم کے خون اور منی سے پیدا ہوا۔ (براہین احمدیہ: حصہ پنجم، خزائن:۲۱، ص:۵۰)

۳:... ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پاکر (بقول عیسائیوں کے) وہ ذلت و رسوائی، ناتوانی اور خواری عمر بھر دیکھی جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں، جو بدقسمت اور بدنصیب کہلاتے ہیں اور موت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدرو ہے، پیدا ہوکر ہر قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کرلیا اور بشری آلودگیوں اور پریشانیوں میں سے کوئی آلودگی اور پریشانی نہ رہی، جس سے وہ بیٹا باپ کا ملوث نہ ہو۔

(براہین احمدیہ ص:۳۶۸، خزائن:۱، ص:۴۴۰)

### حضرت عیسیٰؑ نے انجیل چرا کر لکھی:

"نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔"

(حاشیہ انجام آتھم:۶، خزائن:۱۱، ص:۲۹۰)

### حضرت عیسیٰؑ کے مکروفریب: (العیاذ باللہ)

"آپؑ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہ تھا۔"

(انجام آتھم:۷، خزائن:۱۱، ص:۲۹۱)

۳:... "مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے، جو مسیح کی ولادت سے پہلے بھی مظہر عجائبات تھا۔ جس میں ہر قسم کے بیمار تمام مجزوم، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہوجاتے تھے۔"

(ازالہ اوہام ص:۲۳۲، خزائن:۳، ص:۲۶۳)

### حضرت عیسیٰؑ اور کیڑے مکوڑے:

"جس حالت میں برسات کے دنوں میں کیڑے مکوڑے خودبخود پیدا ہوجاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں، باپ کے پیدا ہوئے تھے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔"

(چشمہ مسیحی ص:۲۴، خزائن:۲۰، ص:۳۵۶)

### حضرت عیسیٰؑ کی بعض پیشگوئیاں:

"ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے۔" (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص:۱۷، خزائن:۱۹، ص:۱۲۱)

### حضرت عیسیٰؑ شراب پیتے تھے:

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے۔ (استغفراللہ) شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح حاشیہ ص:۷۳، خزائن:۱۹، ص:۷۱)

شراب اور خدائی کا دعویٰ:

''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔''

(نورالقرآن:۱۲،خزائن:۹،ص:۳۸۷)

تین دادیاں اور نانیاں زناکارہ:

''آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے کہ آپ کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان میں ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان کسی جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ آپ کے سر پر اپنا ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر آپ کے سر پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔''

(انجام آتھم:ص:۷،خزائن:۱۱،ص:۲۹۱)

شراب اور فاحشہ عورتیں:

''لیکن مسیح کی راست بازی اس زمانے کے دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنے کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق اور جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے یحییٰ کا نام خدا نے حصور رکھا ہے، مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا، کیونکہ ایسے قصے اس کا نام رکھنے سے مانع تھے۔'' (دافع البلا:۴۲،خزائن:۱۸،ص:۲۲۰)

دماغ میں خلل:

''آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے کہ ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ سے آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔''

(انجام آتھم ضمیمہ:۹،خزائن:۱۱،ص:۲۹۰)

دیوانہ:

''یسوع بوجہ بیماری مرگی درحقیقت دیوانہ ہوگیا تھا۔'' (ست بچن ص:۱۷۱،خزائن:۱۰،ص:۲۹۵)

مردانہ صفات سے بے نصیب:

''مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے، ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں، جیسے بہرا اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں، ہاں! یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کے اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔''

(نورالقرآن ص:۱۷،۱۸،خزائن:۹،ص:۳۹۲،۳۹۳)

حضرت عیسیٰؑ سے افضل:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء،ص:۲۰،خزائن:۱۸،ص:۱۸۰)

اینک منم کہ حسب بشارات آدمم
عیسیٰ کجا است تابہ نہد پابمنبرم

(ازالہ اوہام،ص:۱۵۸،خزائن:۳،ص:۱۸۰)

ترجمہ: ''میں (مرزا قادیانی) حسب بشارات آگیا ہوں، عیسیٰ کہاں ہے کہ میرے منبر پر قدم رکھے۔''

مندرجہ بالا چند حوالہ جات وہ ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی گئی ہے، اب یہ حوالہ جات پیش کئے جائیں گے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی گئی اور اپنے آپ کو عیسیٰ علیہ السلام کا نمونہ قرار دیا۔

مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو گالی نہیں دے سکتا:

''مسلمان سے ہرگز یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی پادری ہمارے نبی کو گالی دے تو مسلمان اس کے عوض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔''

(تریاق القلوب،ص:۳۶۳،خزائن:۱۵،ص:۴۹۱)

حضرت عیسیٰؑ سے مشابہت:

''میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔''

(تحفہ قیصریہ:۲۱،خزائن:۱۲،ص:۲۷۳)

۲:... ''خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا۔ یعنی ایک شخص جو عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہم رنگ ہے۔''

(کشف الغطاء،ص:۱۶،خزائن:۱۴،ص:۱۹۲)

۳:... ''خدا نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اور حضرت مسیح کا جامہ مجھے پہنادیا ہے۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد،ص:۱۴،خزائن:۱۷،ص:۱۴)

۴:... ''حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی سو میں وہی اوتار ہوں، جو حضرت مسیح کی روحانی شکل، خو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔''

(ضمیمہ رسالہ جہاد،ص:۴،خزائن:۱۷،ص:۲۶)

۵:... ''اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت، انکسار اور توکل، ایثار، آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔

اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔“

(براہین احمدیہ بر چہار حصص، ج:۱، ص:۴۹۹، خزائن:۱، ص:۵۹۳)

## حضرت مریم صدیقہ سلام اللہ علیہا کی توہین:

حضرت مریم سلام اللہ علیہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ ہیں، قرآن پاک جنہیں ”اُمّہ صدیقة“ کے عنوان سے یاد کرتا ہے۔ مرزا قادیانی ملعون نے حضرت مریم سلام اللہ علیہا پر یہودیوں سے بڑھ کر الزامات لگائے اور ان کی توہین کی کوئی کسر نہ چھوڑی، چنانچہ اس سلسلہ میں چند ایک حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

۱:... حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو اللہ پاک نے بغیر نکاح کے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام عطا فرمائے۔ مرزا ملعون کہتا ہے:

”یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“ (کشتی نوح ص:۲۰، خزائن:۱۹، ص:۱۸)

## حضرت مریم کا دوسرا نکاح:

”اور مریم کی وہ شان ہے کہ جس نے اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار کے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تعلیم توراۃ کے خلاف حمل میں کیوں نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا۔ پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ کہ قابل اعتراض۔“ (کشتی نوح ص:۲۰، خزائن:۱۹، ص:۱۸)

## حضرت مریم کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق:

”پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں، جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل میں ناطہ اور نکاح میں کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ عورتیں اپنے منسوب سے بلاتکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف نجار سے قبل نکاح کے پھرنا، اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔“

(ایام الصلح ص:۴۷، خزائن:۱۴، ص:۳۰۰)

## نکاح کے دو ماہ بعد:

”مریم کو ہیکل کی نذر کردیا گیا تا کہ وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور پھر تمام عمر خاوند نہ کرے، لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہوگیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کردیا۔ اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا، وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔“

(چشمہ مسیحی ص:۲۴، خزائن:۲۰، ص:۳۵۵)

محترم قارئین! مرزا قادیانی نے حضرت مریم صدیقہ کی نیک اور پاکباز شخصیت پر بہتان طرازی کی وہ سراسر کذب و افتراء اور جھوٹ ہے۔ اور نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناجائز اولاد کہا۔

## حضرات صحابہ کرامؓ کی توہین:

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد روئے زمین پر سب سے مقدس ترین جماعت صحابہ کرامؓ کی جماعت ہے، جنہیں اللہ پاک نے ”رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ“ فرماکر انہیں رضا کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے: ”اصحابی کالنجوم بایھم

## تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لاڑکانہ

لاڑکانہ (مولانا ظفر اللہ سندھی) گزشتہ ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نظر محلہ لاڑکانہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی سرپرستی جناب محترم محبت علی کھوڑو نے کی، جبکہ صدارت حضرت مولانا مفتی طاہر محمود سومرو نے کی۔ مولانا محمد الیاس چنہ، حاجی عبدالقادر چانڈیو نے انتظامی امور سرانجام دیئے۔ مہمان حضرات حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا علامہ ناصر محمود سومرو صاحب امیر جمعیت علماء اسلام لاڑکانہ، حضرت مولانا محمد حسین ناصر سکھر، حضرت مولانا نور محمد لورالائی، حضرت مولانا جمال مصطفیٰ تنیو، حضرت مولانا سائیں مسعود احمد سومرو، حضرت مولانا اسد اللہ حیدری، مولانا نور حسن چنہ، جناب سیّد انوار الحسن کراچی، جناب محترم اظہار الحق صدیقی، جناب محترم حاکم علی برٹ، فقیر سکندر علی نقشبندی نے شرکت کی۔ کانفرنس میں علمائے کرام نے عقیدۂ ختم نبوت، ردِ قادیانیت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے بارے میں بیانات کئے۔ اس پروگرام میں کثیر تعداد میں عوام الناس شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول ومنظور فرمائے۔ آمین۔

اقتدیتم اهتدیتم ’’کے ارشادگرامی سے صحابہ کرامؓ کوستاروں سے تشبیہ دی۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے:’’لعنۃ اللّٰہ علی شرکم ‘‘فرماکرصحابہ کرام پرطعن و تشنیع ،کرنے والوں کولعنتی قرار دیا۔ نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کی اذیت کو اپنی اذیت اوراللہ تعالیٰ کی اذیت قراردیا۔

ایک موقع پر فرمایا: میرے صحابہ کرامؓ پر زبان طعن درازنہ کرو،تم میں سے اگرکوئی شخص احد پہاڑ کے برابرسونااللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرلے وہ میرے صحابہ کرام کے مٹھی بھرصدقہ کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔صحابہ کرامؓ کی تعریف وتوصیف میں قرآن و حدیث بھرے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف کذاب قادیان ہے، جوصحابہ کرامؓ پرطعن و تشنیع کرتا ہے،حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

## حضرت ابوبکرصدیقؓ کی توہین:

’’میں وہی مہدی ہوں جس کے متعلق ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کیا، وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہیں؟ کہا:ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء کرام سے بہتر ہے۔‘‘(مجموعہ اشتہارات، جلددوم،ص:۲۹۶طبع جدید)

## حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کی توہین:

’’ابوبکرؓ وعمرؓ کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔‘‘

(ماہنامہ المہدی،جنوری رفروری۱۹۱۵ء،ص:۵۷)

## حضرت ابوہریرہؓ کی توہین:

’’جیسا کہ ابوہریرہ غبی تھا اوردرایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔‘‘(اعجازاحمدی،ص:۱۸،خزائن:۱۹،ص:۱۲۷)

## نادان صحابی:

’’بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم:۲۸۷، خزائن:۲۱،ص:۲۸۵)

## زندہ اورمردہ علی:

’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو،ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہواورمردہ علی کوتلاش کرتے ہو۔‘‘

(ملفوظات،ج:۱،ص:۴۰۰طبع جدید)

## حضرت امام حسینؓ کی توہین:

’’اور انہوں نے کہا اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔میں کہتا ہوں ہاں اورمیرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا۔‘‘

(اعجازاحمدی،ص۵۲،خزائن:۱۹،ص:۱۶۴)

## اپنے آپ کوامام حسینؓ سے بہتر کہا:

’’اور مجھ میں اورتمہارے حسینؓ میں بہت فرق ہے،کیونکہ مجھے توہرایک وقت خدا کی تائید اورمدد مل رہی ہے۔‘‘

(اعجازاحمدی،ص:۷۰،خزائن:۱۹،ص:۱۸۱)

ترجمہ:’’میں خدا کا کشتہ ہوں،تمہارا حسینؓ دشمنوں کا کشتہ ہے۔‘‘

(ضمیمہ نزول المسیح،ص:۱۹۲)

ترجمہ:’’تم نے خدا کے جلال اورمجد کو بھلادیا تمہارا وردصرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔‘‘

(نقل کفر،کفرنباشد)

’’میری سیر ہر وقت کر بلا میں ہے ۱۰۰ حسین ہر وقت میری جیب میں ہیں‘‘

## حضرت امام حسینؓ سے بڑھ کر:

’’اے عیسائی مشنریو! اب ’’ربنا المسیح ‘‘مت کہواوردیکھوکہ آج تم میں ایک ہے جواس مسیح سے بڑھ کر ہے اوراے قوم شیعہ!تم اس پر اصرار مت کروکہ حسینؓ تمہارا منجی ہے،کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء، ص:۱۷، خزائن:۱۸، ص:۲۳۳)

## سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہراؓ رضی اللہ عنہا کی توہین:

حضرت فاطمۃ الزہراؓ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی لخت جگر اورنورنظر ہیں۔جن کی آمد پررحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کران کا استقبال فرماتے تھے جوحسنین کریمینؓ کی اماں اورخواتین جنت کی سردار ہیں۔مرزا قادیانی نے ان کے متعلق وہ بکواس لکھی۔ جنہیں لکھتے ہوئے قلم لرزتا ہے،جس نے دیکھنی ہووہ ایک غلطی کاازالہ ص:۱۱پردیکھ سکتا ہے۔

## مرزا قادیانی کی بیوی ام المومنین:

’’ام المومنین کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے،اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔اس پر مرزاغلام احمد نے کہا: اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتلاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اورحسد کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں،ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتیں تواورکیا ہوتی ہیں؟‘‘

(ملفوظات،جلد۱،ص:۵۵۵)

مرزا قادیانی کے ساتھیوں میں سے کچھ تعداد لکھی گئی اورکہا گیا کہ یہ ۳۱۳ اصحاب ہیں۔

(سیرۃ المہدی،جلدسوم،ص:۱۲۸)

(جاری ہے)

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت سے تعاون
شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذریعہ
اللہ رسول محمد
پوری دُنیا میں قادیانیت کا تعاقب
قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدِباب
عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
دفاترِ ختمِ نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
ہفت روزہ ختمِ نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم
اِن تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لیے
زکوٰۃ، فطرہ، صدقات، عطیات
عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت کو دیجئے
نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔
اپیل کنندگان
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
امیر مرکزیہ
مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ
حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظمِ اعلیٰ
ترسیلِ زر کا پتہ
دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون +92-61-4583486, +92-61-4783486
WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c # 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN # PK068ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT
Account # 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN # PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.
رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت، ایم اے جناح روڈ کراچی فون +92-21-32780337 فیکس +92-21-32780340